رسالہ

سیف المسلول علی الکفرۃ

لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم

بہانے نہ بناؤ بیشک تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد

بحمدہٖ تعالیٰ

یہ رسالہ ہدایت قبالہ نافع عجالہ باطل و اہل باطل کی حقیقت کھولنے والا حق کو چمکانیوالا کفر و منادار کو آشکار کرنیوالا اہل ابطالت کے عذر ہائل و لاطائل کو فی النار کرنے والا

مسمٰی بنام تاریخی

القسورۃ علیٰ ادوار الحمر الکفرۃ

ملقب بلقب تاریخی

ظفر علیٰ رمۃ من کفر

۱۹ ۲۵

مولفہ

فاضل جلیل عالم نبیل حامی سنن ماحی فتن حضرت مولینا مولوی ابو البرکات آل الرحمٰن محمد مصطفیٰ رضا خان صاحب قادری نوری دامت برکاتہم العالیہ ؁

مہتممہٗ

حضرت مولینا مولوی ابو البرکات سید احمد صاحب قادری رضوی نوری صدر انجمن حزب الاحناف ہند نے انجمن حزب الاحناف ہند لاہور سے برادران اسلام کے فائدہ کیلئے چھپوا کر شائع کیا

اطلاع۔ رسالہ ہذا اراکین انجمن حزب الاحناف کو مفت اور دیگر احباب کو بقیمت ۳ ر دفتر حزب الاحناف مسجد وزیر خاں لاہور سے ملیگا

کبیر فقیر ابی یوسف

مطبوعہ کوآپریٹو سٹیم پریس لاہور میں باہتمام میاں فیروز الدین صاحب مینیجر چھپا

تمہید

از

حضرت مولینا مولوی سید ابوالبرکات سید احمد صاحب سنی حنفی قادری رضوی الوری
صدر انجمن حزب الاحناف لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم

ہزار ہزار حمد اوسکی وجہ کریم کو جس نے ہم کو حق عطا فرمایا اور حق پر استقامت بخشی اور حق کے مقابل تمام اباطیل کو خاک و خون میں غلطان فرمایا۔ ہمیں اہلسنت وجماعت میں داخل فرماکر اپنے پیارے حبیب مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بندہ بنایا حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی کا شرف بخشا۔ تمام مذاہب باطلہ سے کنارہ کشی کا ہمکو حکم فرمایا صاف ارشاد کیا وَمَنْ یَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ جو کسی کافر بدمذہب سے موالات و دوستی کرے وہ بھی انہیں میں سے ہے اونہیں کیطرح کافر ہے مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہمکو سنایا کہ لاتو اکلوھم ولا تشاربوھم ولا تواکلوھم ولا تجالسوھم الخ بدمذہبوں کے ساتھ نہ کھاؤ نہ پیو نہ نشست و برخاست رکھو نہ اونسے انس و محبت رکھو۔ ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم (اون بدمذہبوں) سے دور بھاگو اور اونہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈالدیں۔ الحمد للہ والمنۃ کہ محض اپنے فضل و کرم سے ہمکو ان احکامات پر عمل پیرا ہونیکی توفیق بخشی مگر مطلع علی الغیوب مخبر صادق و مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آگاہ فرما چکے ہیں کہ یاتی علی الناس زمان الصابر فیہم علی دینہ

القابض علی الجمر رواہ الترمذی آخر زمانہ میں گمراہی اور فتنہ بڑھیگا آدمی
کو اپنا دین سنبھالنا ایسا دشوار ہوگا جیسے ہاتھ میں انگار الینا۔ نیز فرماتے
ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح
کافرا الحدیث۔ صبح کو آدمی مسلمان ہوگا شام کو کافر۔ شام کو مسلمان ہوگا صبح کو کافر
العیاذ باللہ تعالیٰ آج اس فرمان والا شان کی تصدیق ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے
ہیں ایک طرف مرتد قادیانی اٹھتا ہے اپنی نبوت و مسیحیت کا دعوی کرتا ہے اور کلمۃ
اللہ سیدنا عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کی سخت شنیع توہین وتحقیر کرتا ہے
دوسری طرف دیوبندی فتنہ کھڑا ہوتا ہے اور اللہ ورسول کی عزت وعظمت پر
ناپاک حملے کرتا ہے۔ تیسری جانب نیچری مرتد نکلتا ہے وہ معاذ اللہ تمام قرآن
واحادیث کو باطل کہہ دیتا ہے۔ ایک گوشہ سے چکڑالوی جنبث پیدا ہوتا ہے اور رب العزت
کے نائب اعظم خلیفہ مطلق مختار کل سید رسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محض ایک ڈاکئے کے
برابر بنا کر انکی احادیث کریمہ کو بالکل جھوٹ بک دیتا ہے۔ ایک سمت سے رافضی فرقہ
خارج ہوتا ہے اور قرآن عظیم کو ناقص مانتا جبریل امین علیہ السلام کو خائن بتاتا صحابہ
رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سب وشتم کرتا ہے۔ ایک طرف فرقہ ضالہ ندویہ ابھرتا ہے
اور ہر کلمہ گو بد مذہبوں مرتدوں کے ساتھ اتحاد واتفاق کو فرض قطعی بلکہ ایمان بتاتا
ہے مرتدین ومبتدعین کے رد کو خدا ورسول کی اہانت کہتا ہے ایک طرف نجدی
فتنہ رونما ہوتا ہے اور تمام اہل اسلام مقلدین ائمہ اربعہ متوسلین انبیاء واولیاء علیہم
الصلوۃ والسلام ورضی اللہ عنہم کو کافر مشرک قرار دیکر واجب القتل مباح الدم سمجھتا ہے ایک طرف سے
فرقہ گاندھویہ خلافتیہ نکلتا ہے جس نے ان سب بد مذہبوں کو اور نیز مشرکین کو اپنے اندر شامل و
داخل کر کے علی الاعلان دعوی کر دیا کہ جو اسمیں شریک نہ ہو مسلمان نہیں۔ پس اس پر فتن زمانہ میں
لوگوں کو اپنا ایمان محفوظ رکھنا اور ان فتنوں سے بچنا از بس دشوار ہے مگر چونکہ ختم الرسل ہادی
السبل سید الکل سیدنا ومولینا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہی ارشاد ہے کہ میری
امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہیگا تمام اہل باطل پر اوسی کو غلبہ حاصل ہوگا۔ للہ الحمد کہ اہل

نے اپنے فضل سے اس فرمان کا مصداق علمائے اہلسنت ایدہم اللہ تعالیٰ کو بنایا
کہ انہوں نے اپنی جان و مال اپنی زبان و قلم قدم و درم سے دین حق کی تائید کی اور
تمام بدمذہبوں کی حتی الامکان بذریعہ تحریر و تقریر بیخکنی فرمائی اور الحمد للہ تعالیٰ تا
این دم اسی خدمت دینی میں مشغول و منہمک ہیں اور مولیٰ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے محبوب
روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں انہیں سربلندی اور کامیابی عطا فرمائی۔ فالحمد للہ
علیٰ ذلک۔ لیکن یہ فتنے تو پیدا ہوئے ہی تھے مگر ان کے بعد ایک تازہ فتنہ اور نکلا جو اپنے پہلوؤں سے زیادہ
خصم و فائق ثابت ہوا۔ یعنی فرقہ کمہاریہ (زمینداریہ) ماہ مئی سنہ ۱۹۲۵ء میں مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور نے ایک عظیم
الشان جلسہ منعقد کیا اور ہندوستان پنجاب و سندھ و کراچی وغیرہ بلاد مختلفہ کے علمائے کرام و صوفیائے عظام کو دعوت
دی اور خداوند کریم ان فدایان ملت کو بسلامت با کرامت زندہ رکھے کہ تکالیف سفر گوارا فرمائی اور بسواد شوق تشریف
لائے۔ اصل مقصد انعقاد جلسہ کا یہ تھا کہ گذشتہ چند سال سے سیاسی تحریکات کی آندھیوں نے سطح اسلام پر
جو خس و خاشاک اچھالے تھیں انہیں صاف کیا جائے۔ کفر و اسلام کی ہم آہنگی سے جو حق و باطل میں امتیاز مٹایا جا رہا تھا
اس کی روک تھام کی جائے اور احقاق حق و ابطال باطل کر کے اپنے سنی حنفی بھائیوں کو خود غرض مطلب پرست
اور عیار و بنجادار (نام کے لیڈر) اور حنفی نما وہابیوں سے بچایا جائے۔ الحمد للہ کہ علمائے کرام نے جو مواعظ حسنہ فرمائے
ان کا خاطر خواہ اثر ہوا حتی کہ مخالفین کو بھی اعتراف کرنا پڑا۔ جلسہ حزب الاحناف میں مالک اخبار زمیندار کی وہ نظم جو
نالہ خلافت کے نام سے ہنگامہ خلافت میں بارہا شائع ہوئی اور وہی نظم بعنوان فیصلہ کفر و اسلام ۷ رجون
سنہ ۱۹۲۵ء کے اخبار زمیندار میں دوبارہ چھپی دوران وعظ میں اس نظم کے چند اشعار کفریہ مندرجہ رسالہ ہذا
کا ذکر آیا بالاتفاق علمائے کرام نے ان اشعار کو کفریہ بتایا اسکے قائل و قابل کو کافر خارج از اسلام فرمایا۔ مسٹر
ظفر بی اے تو ہونگے لیکن وہ کوئی علوم دینیہ اسلامیہ کے عالم نہیں ہیں۔ عالم ہونا تو دور رہا ان سے صوم و صلوٰۃ
کے مسائل بھی بخوبی معلوم نہ ہونگے۔ لہذا اگر ان سے شاعرانہ بلند پروازی میں کوئی شرعی فروگذاشت
ہو گئی تھی تو کچھ تعجب نہ تھا اسکا آسان علاج یہی تھا کہ علمائے کرام کے حضور حاضر ہوتے اور اپنی غلطی کا اعتراف کرتے
زیر حکم شریعت گردن جھکاتے تائب و مستغفر ہوتے۔ اور جس طرح اشعار شائع ہوئے تھے ویسے ہی توبہ نامہ بذریعہ اخبار
شائع کر دیتے۔ مگر بجائے اسکے وہ علمائے کرام و مفتیان عظام کو سب و شتم اور ناپاک اور فحش گالیاں دیتے رہے
حتی کہ اخبار کے کالم کے کالم علمائے کرام کی توہین و تحقیر میں سیاہ کرتے رہے اور طرح طرح کے بہتان بندی اور افترا پردازی

میں مشغول ہوگئے خصوصاً حضرت سراپا برکت سیدی و مولائی قبلہ و الدی قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین محی السنۃ قامع البدعۃ حضور پُر نور مولینا مولوی سید ابو محمد محمد دیدار علی شاہ صاحب خطیب مسجد وزیر خان کی شان والا میں وہ گستاخانہ خیال فحش سے بھرا ہوا ایک کہ مسلم تو مسلم کفار و مشرکین بھی شرما گئے یہ خیال تھا کہ شاید دنیائے اسلام کے طامت سے نادم ہو جائے اور اپنے کفریات سے توبہ کرلے دم میں ہی بہتان بندی و افترا پردازی سے باز آجائے لیکن یہ خیال غلط نکلا بجائے اسکے وہ ہم مربی و محسن غدار نکلے ابن سعود سے جا ملا نجدی ملا کیونکہ الجنس یمیل الی الجنس انکا ان کو یقین ہوگیا کہ بموجب فرمان واجب الاذعان حبیب الرحمن محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کہ یمرقون من الدین دین سے نکل جائینگے کما یمرق السہم من الرمیۃ جیسے تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے ثم لا یعودون پھر دین میں واپس نہ لوٹینگے چنانچہ مسٹر رفیق بے لگام کے اٹھول صفحہ میں انکی کوئی توبہ نامہ شائع نہیں ہوا بلکہ گمراہی بے دینی کے مضمون اشاعت پا رہے ہیں ہمنے باوجود متواتر تقاضوں کے اس وقت تک فتوی تکفیر کی اشاعت کو ملتوی رکھا لیکن بعض بعض جگہ ابھی تک زمیندار کی غلط بیانی اور بہتان بندی کا اثر باقی ہے پس اس غلط فہمی کے دور کرنیکی غرض سے بار بار انجمن کی درخواست پر وہ متفقہ فتوی تکفیر زمیندار مع تصدیقات و تقاریظ علمائے ہند و پنجاب و سندھ و کراچی وغیرہ کی نقل مطابق اصل رسالہ کی صورت میں پیش ہے قارئین کرام کرے تحقیق وہ لوگ جو اکثر حق و ہدایت حضور سے آنکھیں بند کرکے بلا تامل کہدیا کرتے ہیں کہ بریلی اور مسجد وزیر خان لاہور سے ہر مسلمان پر کفر کے فتوے نکلتے ہیں ان کے پاس کفر کی مشین ہے سبکو کافر بناتے ہیں آنکھیں کھولیں اور چشم بصیرت و نور ایمان سے اس رسالہ مبارکہ کو بنظر انصاف ملاحظہ کریں کہ یہ صرف علمائے بریلی اور حضرت مخدوم العلماء مدظلہ العالی ہی تکفیر فرما رہے ہیں یا تمام ہند و سندھ و پنجاب اور سندھ کے سنی حنفی علمائے کرام۔ آخر میں خالص مخلص ناواقف ہونے والے بھولے بھالے مسلمان بھائیوں سے با ادب التجا کرتا ہوں کہ وہ ایکدفعہ اول سے آخر تک حرف بحرف بنظر انصاف اس رسالہ کو ملاحظہ فرمائیں دوسروں کو سنائیں متردین کو دکھائیں حق پسندی و انصاف کو کام میں لائیں اللہ و رسول و قرآن کی عظمت و عزت سامنے رکھکر اپنے ایمان سے فتوی لیں انشاء اللہ تعالی حق واضح اور عیاں ہے بحمد اللہ اپنے فرض سے سبکدوش ہوئے اظہار حق و ابطال باطل کردیا اتمام حجت ہو چکی خواہ آپ لوگ خوش ہوں یا ناخوش اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خوشنودی مطلوب ہے محض خالصاً لوجہ اللہ و للمصالح المسلمین شائع کیا جاتا ہے حسد عناد کینہ خود بینی مکابرہ مباحثہ جنگ و جدل سے اسمیں تعلق نہیں ہاں اتنا ضرور ہے الحق مُر حق بات کڑوی لگتی ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ دکھتی ہوئی آنکھوں کو بُرا لگتا ہے سورج ٭ بیمار زبانوں کو بُرا لگتا ہے پانی ۔

خیر اندیش ابو البرکات

حَامِداً وَمُصَلِّیاً وَمُسَلِّماً

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اشعار ذیل کے بارہ میں کہ آیا یہ اشعار شرعاً درست ہیں یا خلاف شرع ہیں۔ درصورت ثانی شاعر کا کیا حکم ہے۔ ہمارے دیار کے علمائے کرام فرماتے ہیں کہ ان اشعار کا مفہوم کفر والحاد ہے۔ اور قایل پر تجدید اسلام اور تجدید نکاح لازم اور جسطرح ان اشعار کی اشاعت عام ہوئی اسیطرح توبہ نامہ کی اشاعت بھی ہونا واجب ہے۔

بعض شعرا کا خیال ہے کہ ان اشعار کا مفہوم کفر نہیں۔ پس جناب کی خدمت میں گذارش ہے کہ اشعار ذیل کے مفاہیم پر غور فرماکر جو حکم شرع شریف ہو بمعہ دلایل فقہیہ مزین بمواہیر فرماکر پتہ ذیل پر حتی الوسع جلد واپس فرماویں۔ جواب کے واسطے ارکا ٹکٹ حاضر خدمت ہے والسلام

(اشعار یہ ہیں)

یہ سچ ہے اوسپہ خدا کا چلا نہیں قابو
مگر ہم اوس بت کافر کو رام کر لینگے

بجائے کعبہ خدا آج کل ہے لندن میں
وہیں پہنچکے ہم اوس سے کلام کر لینگے

جو مولوی نہ ملیگا تو ما لوی ہی سہی
خدا خدا نہ سہی رام رام کر لینگے

بیّنوا و توجروا

محمد الدین کلاتھ مرچنٹ نایب ناظم حزب الاحناف لاہور

اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

الجواب

رَبِّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ

اے عزیز یہ کیا پوچھتا ہے کہ یہ اشعار درست ہیں یا خلاف شرع۔ کہ دہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا بھی درست نہیں۔ مسجد میں جاتے پہلے بایاں قدم رکھنا بھی درست نہیں مسجد سے آتے پہلے دہنا قدم نکالنا بھی درست نہیں۔ مسجد میں ایسے زور سے چلنا جس سے آواز پیدا ہو دھمک ہو

یہ بھی خلاف شرع ہے مسجد میں زور سے بولنا بھی خلاف شرع ہے مطلقاً ٹھٹھے سے ہنسنا بھی خلاف شرع ہے۔ اے برادر دینی یہ پوچھ کہ یہ کیسے لخبث و اشنع کفریات ہیں جن میں شائبہ بھی ایمان کا نہیں۔ اور جو ان کے کفر ہونے اور ان کے قایل وقابل کے کافر ہونے میں شک کرے اوسکا کیا حکم ہے۔ بلکہ درحقیقت پوچھنے کی بات تو یہ بھی نہیں کہ ہر مسلمان جانتا ہے کہ یہ قطعاً کفر ہیں۔ یقیناً کفر ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ بے شک ان اشعار کا قایل وقابل کافر اور جو اوسکے کفر و مستحق عذاب ہونیمیں ادنیٰ شک کرے وہ بھی اوسی کا ساتھی۔ شفا و درمختار وغیرہما معتمدات اسفار میں ہے من شك فی کفرہ وعذابه فقد کفر جو ایسے کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر۔ شعر اول کے دونوں مصرع کفر خالص ہیں پہلے میں صاف تصریح کی کہ اوس بت پر خدا کا قابو نہ چلا۔ یہ اللہ عزوجل کی کھلی توہین اور اوسکی قدرت عظیمہ کاملہ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ کا رد و انکار ہے کہ ایک شئی ایسی بھی ہے جسپر خدا کو قدرت ہی نہیں اور اوسپر اوسکا قابو نہیں۔ اور وہ اوس سے عاجز رہا تعالی اللہ عما یقول الظلمون علوا کبیرا ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ یہ تو سرے سے الوہیت کا انکار ہوا کہ جو عاجز ہو خدا نہیں ہو سکتا تو مصرع خبیثہ لعینہ کے قایل نے الوہیت ہی کا حقیقۃً رد و ابطال کیا۔ تو بے شک وہ اور جو اوسے قبول کرے وہ ہر مسلمان کے نزدیک کافر ہوا جو ایسے کو کافر نہ جانے یا اوسکے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر کہ پہلے نے کفر کو کفر نہ جانا۔ الوہیت ہی کا انکار اگر کفر نہ ہوا تو اور کیا کفر ہوگا۔ ایمان کو ایمان جاننا جیسا ضرور ہے یونہیں کفر کو کفر ماننا جو کفر کو کفر نہ جانیگا وہ ایمان کو کیا جانیگا کہ الاشیاء تعرف باضدادھا اندھا روشنی کی قدر کیا بتائیگا۔ اور دوسرے نے شک کیا اور کفر کے کفر ہونیکی تصدیق ضرور ہے تو شک او ایمان جمع نہیں ہو سکتے کہ تصدیق ہی کا نام ایمان ہے اور وہ بحالت شک ناممکن۔ اور دوسرے مصرع میں برملا اپنے آپکو خدا سے زاید قدرت والا بتایا تو اوسکا مرتبہ گھٹایا اور اپنا رتبہ اوس سے بڑھایا۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ یہ کتنا خبیث تر کفر ملعون ہوا۔ اس دوسرے مصرع میں اپنی الوہیت کا اثبات کیا پہلے مصرع میں خدا کی الوہیت سے اسلئے انکار کیا تھا۔ ظاہر ہے کہ مطلب یہ ہوا کہ لوگ جسے خدا کہتے ہیں اور اوسکی قدرت بہت عظیم مانتے ہیں اور اوسے ہر شے پر قادر جانتے ہیں

جس اور اوس
دانا پاک ہے
لئے عظمتہ
قدرتہ کی پاک
بطرف عجز کی
اور ہمیتہ ۱۲

ہم سچ کہتے ہیں کہ ایک چیز ایسی ہے کہ اوس سے وہ عاجز رہا وہ اوسے اپنی قدرت سے دبا تا رہا مگر اوسکا اوس پر قابو نہ چلا۔ تو وہ خدا نہوا کہ خدا عاجز نہیں ہوتا۔ اور ہم اوس چیز کو بھی رام کر لینگے جس پر لوگوں کے خدا کا قابو نہ چل سکا اور جس سے وہ عاجز رہا کسیطرح اوسے رام نہ کر سکا۔ تو ہم ہر شے پر قادر ہوئے تو ہم خدا ہوئے نہ کہ وہ عاجز جسے لوگوں نے خدا بنا لیا والعیاذ باللہ سبحنہ و تعالیٰ کیا کوئی مسلمان اسکے کفر ملعون ہونے میں ادنی شک لائیگا۔ بے شک ہر مسلمان کہیگا کہ لاریب کفر ہے اور اسکا قائل و قابل کافر ہے۔

یونہیں اوسکا وہ دوسرا شعر نجس کفر خالص ہے مسلمانوں کا دین مقدس اسلام اللہ کو جسم اور جسمانیات سے پاک بتاتا ہے۔ مکان جسم ہی کیلئے مخصوص ہے تو اللہ تعالیٰ مکان سے پاک ہے وہ مجسم نہیں نیز مکان مخلوق ہے وہ خالق ہے مکان حادث ہے وہ قدیم ہے مکان جسم کو محیط ہوتا ہے اور اللہ اوس سے پاک ہے کہ کوئی شے اوسکا احاطہ کرے وہ اپنے علم و قدرت سے ہر شے کو محیط ہے واللہ بکل شئ محیط اور شاعر لندن کو خدا کا مکان بتاتا ہے تو خدا کو مجسم جانتا ہے اور لندن کو اوسے محیط مانتا ہے جبھی کہتا ہے کہ خدا آجکل کعبہ میں نہیں لندن میں ہے۔ بے شک وہ اہل اسلام کے نزدیک کافر ہے اللہ و رسول کے نزدیک کافر ہے۔ باوجودیکہ مسلمان کعبہ معظمہ کو بلکہ ہر مسجد کو اسلئے کہ وہ خالصاً اللہ ہی کی ملک ہیں بیت اللہ کہتے ہیں۔ مگر جو کعبہ معظمہ کو اللہ کا مکان اور اللہ تبارک و تعالیٰ کو اوسکا مکین مانے وہ اون کے نزدیک کافر ہے یونہیں اللہ عزوجل زمان سے بھی پاک ہے کہ زمانہ بھی حادث و مخلوق ہے۔ اور یوں بھی کہ اوسنے کعبہ معظمہ سے لندن کو بڑھایا کعبہ مقدس کی توہین کی۔ مگر جو رب کعبہ کی ایسی شدید توہینیں تنقیصیں کر چکا ہو ایسے سے اسکی کیا شکایت ع ما علی مثلہ یعد الخطاء۔ یہاں اس احتمال کی بھی گنجائش نہیں کہ مکان سے اوسکے مجازی معنے مراد ہوں اگرچہ اس طور پر بھی یہ اطلاق درست نہ ہوتا مگر خاص شہروں کا تسمیہ اور ایک میں خدا کا وجود بتانا اور دوسرے کو اوس سے خالی ماننا اوس احتمال کو قطع کرکے کلام کو اخبث کفر کیلئے متعین کرتا ہے۔ یونہیں اوسکا تیسرا شعر بھی کھلا الحاد و زندقہ ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ مولوی و مالوی اوس کے نزدیک برابر ہیں یا خدا و رام ایک ہیں کفر و اسلام میں کچھ فرق نہیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اوس کے نزدیک خدا خدا نہ کیا رام رام کر لیا بات ایک ہی ہے حاصل وہی ہے۔ حالانکہ
ہرگز خدا رام نہیں اور ہرگز رام خدا نہیں۔ تعالی اللہ عما یقول الظلمون علوا کبیرا ۰ سبحن
اللہ عما یصفون ۰ سبحان اللہ عما یشرکون ۰۔ ہندوں کا مذہب نامہذب ہے کہ خدا ہر چیز میں
رما ہوا سرایت و حلول کئے ہوئے ہے۔ اور اللہ رمنے اور حلول کرنیسے پاک ہے۔ ہندو خدا
کو اپنے اوسی عقیدہ خبیثہ کی بنا پر رام کہتے ہیں تو خدا کو رام کہنا کفر ہوا اور خدا خدا کرنا عبادت اور
کفر کو عبادت جاننا کفر۔ اور نہ ہی سہی فرض کیجئے کہ وہ رام کے یہ معنے بھی نہ سمجھتا ہو جب بھی ہمارا خدا
وہ نہیں جو ہنود بے بہبود کا مزعوم خدا ہے جسے ہندوں نے خدا سمجھ لیا ہے۔ قرآن عظیم اسپر
شاہد ہے۔ ارشاد فرماتا ہے قُل یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ
مَآ اَعْبُدُ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ تم فرما دو اے کافرو میں
نہیں پوجتا جسے تم پوجتے ہو اور نہ تم اوسکی عبادت کرنیوالے ہو جسکی بندگی میں کرتا ہوں
اور نہ میں تمہارے معبودوں میں سے کسی کا پوجنے والا ہوں نہ تم میرے معبود حقیقی عز جلالہ کے عابد
و پرستار ہو اور فرماتا ہے مَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ۔ تو معلوم ہوا کہ اللہ وہ نہیں جو کفار کا مزعوم
ہے اور جسے وہ رام رام سے پکارتے ہیں۔ تو ظاہر ہوا کہ مسلمانوں کا خدا خدا کرنا اور کفار کا
رام رام بکنا ہرگز ایک نہیں ہو سکتا۔ اور کفار کے رام رام جپنے کو خدا کی یاد جاننا بے شک
الحاد ہوا اور ہندوؤں میں اتنا جذب ہو جائے کو تو دیکھو خدا خدا نہ سہی رام رام کر لینگے کہ مسلمانوں
اور اون کے پیشواؤں کو چھوڑنے کے ساتھ ساتھ اون کے معبود برحق کا ترک اور ہندوؤں میں گھلنے
ملنے کیلئے اون کے معبود باطل کا اختیار ہے اور یہ ترک اور اختیار دونوں کفر ہیں۔ و العیاذ
باللہ تعالی۔ کیسا اخبث کلمہ ہے۔ جو مولوی نہ ملیگا تو مالوی ہی سہی الخ کہ مولوی نہ ملیگا تو
وہ بدنصیب مولوی کے خدا ہی کو چھوڑ دیگا اور ہندوؤں کے طاغوت مالوی کو اختیار کر لیگا
اور مالوی کے خدا کو پوجنے لگیگا۔ خدا کی اضافت چاہے وہ کسی صحیح لفظ ہی سے تعبیر کیا گیا
ہو رام تو لفظ بھی قبیح المعنے ہے اگر خدا اور آلہ اور معبود و رب وغیرہ سے تعبیر کر کے اوسے
حق کیطرف اضافت کرے تو اوس سے آلہ حق اور مبطل کیطرف اضافت ہو تو آلہ باطل مراد ہوتا ہے
حضرت حق تبارک و تعالی ایمان فرعون عند الباس کو اس طرح نقل فرماتا ہے آمنت بوب مسی

سے حضور کو دے گئے وہ بھی اور جو حضور کی تنقیص حضرت جبریل کی توہین اور اللہ عزوجل پر ناپاک افترا حضرت جبریل پر گندا بہتان جانے اور قائل کو کافر مانے وہ بھی۔ جو حضرت مولیٰ علی و حضرت فاطمہ زہرا سبطین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو انبیا جانے اور انبیا سے افضل مانے وہ بھی اور جو ان حضرات اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو نبی ماننے اور اونھیں انبیاء کرام سے افضل جاننے کو کفر بتائے اور ایسے کو کافر جانے اور کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل ہونے کو محال جانے وہ بھی جو اللہ عزوجل کے حبیب۔ رب عزوجل کے محبوب محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دے حضور کے علم عظیم کو شیطان رجیم کے علم سے گھٹائے حضور کے علم کو ہر صبی بلکہ ہر مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے علم سے ناپاک تشبیہ دے جو بجائے محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کلمہ میں اشرفعلی رسول اللہ بکنے اور درود شریف میں بجائے نام نامی و اسم گرامی حضرت رسالت پناہی صل وسلم علیہ لکھی۔ اشرفعلی چھپنے پر اپنے مرید کی تسلی کرے جو یہ کہے کہ حضور کو تو دیوار پیچھے کی بھی خبر نہ تھی معاذ اللہ حضور کو اپنے خاتمہ کا بھی حال معلوم نہ تھا۔ جو یہ کہے معاذ اللہ حضور مر کر مٹی میں مل گئے۔ جو انبیا کو چوڑھے چمار سے زیادہ ذلیل جانے جو نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نماز میں خیال آجانے کو اپنے گھر کے گاؤ و خر کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر جانے وہ بھی۔ اور جو ان نجاستوں خباثتوں سخت شدیدہ کفروں پر اون کے قائلوں قابلوں کو کافر مانے وہ بھی۔ جو جنت و نار اور ملئکہ واجنہ اور نماز و روزہ وغیرہ کا منکر ہو وہ بھی اور جو اون کے وجود کا قائل اور فرضیت صلوٰۃ و صیام وغیرہ کا معتقد ہو اور اون کے وجود و فرضیت کے منکر منتول کو کافر جانے وہ بھی۔ جو بعد ختم نبوت اپنے آپکو نبی کہتا ہو یا یہ بکتا ہو کہ آپ کے زمانہ میں یا آپ کے بعد بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپکی خاتمیت میں کوئی فرق نہ آئیگا وہ بھی اور جو ایسوں کو کافر بتائے وہ بھی جو حضرت عیسٰی کلمۃ اللہ تعالیٰ علی نبینا و علیہ و علی

سائر انبیا نہ صلاۃ اللہ وسلام اللہ سے اپنے آپکو افضل بتائے اون کے معجزات بابرکات کو مسمریزم کا عمل گائے اور کہے کہ اگر میں ایسے برا نجانتا تو اسمیں بھی عیسے سے کم نہ رہتا جو یوں بکے ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ و — اوس سے بہتر غلام احمد ہے

جو اگلے انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی پیشگوئیاں جھوٹی بتائے جو حضرت عیسے روح اللہ علیہ الصلاۃ والسلام اور اونکی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ امۃ اللہ مریم صلی اللہ تعالی علی نبینا وابنہا ثم علیہا وسلم کو ٹری ٹری ناپاک گالیاں دے اوس محض قدرت حق عزوجل سے ہویدا بے باپ حضرت بتول مریم سے پیدا کو باپ سے پیدا جانے یوسف نجار (بڑھئی) کا بیٹا بتائے جو حضرت مسیح کی فرضی دادیاں گائے اور اونھیں اور حضرت مسیح علیہ السلام کی تائیوں کو ٹری ٹری گالیاں سنائے زانیات بتائے جو باوجود اسکے کہ قرآن عظیم نے ارشاد فرمایا وَمَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ یہود بے بہود نے نہ عیسے کو قتل کیا اونھیں سولی دی قرآن کے مقابل خم ٹھونکے اور حضرت عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کو یہود کا مقتول ومصلوب مانے وہ بھی اور جو ان سب کو کفر مانے اور قائلین وقابلین کو کافر جانے وہ بھی۔ جو سارے لوگوں کو اگرچہ اون سے کیسے افعال واقوال کفر وضلال سرزد ہوئے ہوں مسلمان جانے وہ بھی اور جو اونھیں اور خود ایسے کو کافر نہ جانے وہ بھی جو ہندؤوں کی غلامی اور اون سے محبت ومودت کو فرض جانے اور اونھیں یہاں تک جذب ہونے کہ صاف کہدے کہ ہندو بھائیوں کو راضی کر لوگے تو خدا کو راضی کر لوگے جو صاف بکے کہ خدا نے گاندھی کو تمہارا فرض دینی یاد دلانیکو مذکر بنا کر بھیجا ہے جو صاف کہدے کہ اگر نبوت ختم نہ ہوگئی ہوتی تو گاندھی جی نبی ہوتے جو صاف بکدے کہ میں نے اپنی ذات سے ارادہ کر لیا ہے کہ میں ہندو بھائیوں سے نہیں لڑونگا چاہے وہ میری ماں بہن بہو بیٹی کی عزت خراب کریں یا میرے قرآن شریف کو پھاڑ ڈالیں یا میری مسجدوں کو شہید کر ڈالیں۔ جو صاف اشگاف کہے کہ گاندھی اور راجپت رائے وغیرہ سے بڑھکر خدا نے کسیکو نہ بنایا کوئی انسان اون سے زیادہ اللہ سے ڈرنے

والا پیدا نہ فرمایا ؎

کأن ربک لم یخلق لخشیتہ سواھم من جمیع الناس انسانا

جو ہندوؤں کی رضاجوئی کیلئے شعار اسلام قربانی گاؤ کے گلے پر چھری پھیرے اوسے حرام مردار نجس بتائے مثل سوئر ٹھہرائے اور جسے کفر کے باطل ہونیکا یقین نہو کہ جو یہ کہے ای ہندو بھائیو دعا کرو کہ اگر ہندو مذہب سچا ہے تو پرماتما ہمیں ہندو مذہب پر اٹھائے جسے اسلام کے حق ہونیمیں شبہ ہو کہ کہے کہ اے مسلمانوں دعا کرو اگر اسلام سچا ہو تو خدا ہمیں مسلمانوں کے مذہب پر اٹھائے وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ کفریات لعینہ بکنے والے بھی ان کے نزدیک سب مسلمان اور جو ان خباثات کفریات پر ان قائلوں قائلوں کی تکفیر کریں وہ بھی۔ والعیاذ باللہ الملک الدیان عن مکائد الشیطان ہاں تکفیر کرنیوالے ان کے نزدیک خطا کار ہیں قصوروار ہیں مجرم ہیں گنہگار ہیں۔ ان کے خیال ہیں کفر بکنا کفر کرنا کوئی عیب نہیں کافر کہنا عیب ہے جب تو کفر بکنے والوں کے طرفدار ہیں اور تکفیر کرنیوالوں سے برسرپیکار ہیں۔ کوئی کہتا ہے حضرت ان کے یہاں تو کفر کی مشین ہے جس میں رات دن کفر کے فتوے ڈھلتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے اجی ساری دنیا کافر ہے بس یہ مسلمان ہیں۔ یہ بھی کافر وہ بھی کافر سب کو کافر کئے ڈالتے ہیں کوئی کہتا ہے یہ سب کو کافر کہتے ہیں انھوں نے اسلام کا دائرہ تنگ کر دیا ہے بڑے تنگ نظر ہیں بہت تنگ خیال ہیں نہایت کم ظرف ہیں۔ للّٰہ الانصاف۔ یہ نگاہبان اسلام یہ محافظین ایمان و سنت حضرت سیدنا خیر الانام علیہ الصلاۃ والسلام جو اسلام کو برقرار و استوار رکھتے ہیں یہ تو ایسے ویسے ہیں اور دشمنان دین و ایمان جو دین کو میٹ ڈالنا چاہتے ہیں جو مذہب کو صفحۂ ہستی سے حرف غلط کی طرح محو کر دینا چاہتے ہیں اسلام کی چار دیواری پھوڑ کر اوسکے حدود توڑ کر دہریت و لامذہبی نیچریت کو فروغ دینا چاہتے ہیں وہ بڑے وسیع النظر وسیع الخیال عالی ظرف ہیں قاتلھم اللہ انی یؤفکون ۞ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۞ وسیعلم الکفٰر لمن عقبی الدار تکفیر کی مشین کا غم بیکار

وہ تو جبھی تک جاری ہے جب تک کفر کی مشینیں جاری ہیں آج تم سب توبہ کر لو اور اپنی اپنی
کفر کی مشینیں توڑ ڈالو علمائے کرام پھر تکفیر کی مشین نہ چلائینگے تمہارے دل نہ ہلائیں گے
یہ عیار مکار بھولے بھالے سیدھے سادے مسلمانوں کو یوں چھلتے اور فریب دیتے ہیں کہ
اب آج کل کے علماء ایسے پیدا ہوئے ہیں جو بات بات پر لوگونکو کافر کہتے ہیں کفر کا
باڑا بانٹتے ہیں۔ پہلے کے علما ایسے نہیں تھے امام صاحب تو یہ فرماتے ہیں کہ جو شخص ننانوے
وجوہ سے کافر ہو اور صرف ایک وجہ سے مسلمان ہو وہ مسلمان ہے کافر نہیں مسلمانو یہ ان
کیادوں کا عظیم کید ہے کیا اسوقت کے علما کچھ اپنے گھر سے کہتے ہیں جو کچھ کہتے ہیں
کتاب و سنت و اقوال علما ہی سے کہتے ہیں۔ امام عالی مقام پر یہ ان کا افترائے
خبیث ہے ہرگز کہیں امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے یہ نہیں فرمایا۔ اور نہ کسی
اور نے ایسا کہا اور کوئی عالم ایسا کیسے فرما سکتا ہے امام تو امام ہیں عالم تو عالم
ہے کوئی ذرا سی عقل والا بھی ایسا نہیں کہہ سکتا کیا جو ننانوے سجدے روزانہ
بت کو کرے اور ایک خدا کو وہ مسلمان کہا جا سکتا ہے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔
ہاں علما نے تو یہ فرمایا ہے کہ اگر ایک مسئلہ میں چند وجوہ ہوں مثلاً کسیکے ایک قول کے
سو پہلو نکلتے ہیں ننانوے اوسے کفر کیطرف لئے جاتے ہیں اور ایک اسلام کیجانب لاتا ہے
سو معنے ہو سکتے ہیں ننانوے کفر اور صرف ایک اسلام تو تاوقتیکہ یقین نہ ہو کہ اس
قائل نے اپنے اس قول کے معانی کفریہ سے کسی معنے کفری کا ارادہ کیا ہے اوسے کافر نہ کہا جائیگا
اور ایک پہلوئے اسلام اون ننانوے کفری پہلوؤں پر غالب ہوگا اور قائل کی تکفیر
سے باز رکھیگا کہ ممکن کہ قائل نے یہی معنے مراد لئے ہوں تو معانی کفریہ پر اوسی ایک
معنی اسلام کو ترجیح ہوگی نہ کہ اون کو فان الحق یعلو ولا یعلی مجمع الانہر شرح ملتقی
الابحر میں ہے اذا کان فی المسألۃ وجوہ توجبہ و وجہ واحد یمنعہ یمیل العالم
الی ما یمنع من الکفر ولا یترجح الوجوہ علی الوجہ یہ تھا وہ حق جسے ان مفتریوں
نے مسلمانونکو دھوکا دینے کیلئے محض باطل کرکے دکھایا ہے تو یہ جانتے ہیں کہ کلمہ
طیبہ اسلام پڑھ لینے کے بعد آدمی کچھ بھی کرے کافر نہیں ہوتا اور قرآن وحدیث

ہمیں بتاتے ہیں کہ زمانۂ اقدس میں ایسے لوگ تھے جو کلمہ اسلام پڑھتے تھے اور نہ
صرف کلمہ اسلام ہی پڑھتے تھے بلکہ دربار دُربار سرکار نور بار رسالت میں حاضر
ہو کر شہادتیں ادا کرتے تھے کہ ضرور ضرور بے شک و شبہ یقینی حضور اللہ کے
رسول۔ حضور کی خدمت میں حاضر رہتے حضور کے پیچھے نمازیں پڑھتے حضور کے
ساتھ جہاد کرتے تھے مگر اللہ ورسول نے اونھیں باوجود اسکے جھوٹا فریبی
کذاب منافق فرمایا اور ان کے اوس کلمہ طیبہ پڑھنے اور بڑی بڑی تاکیدات کے
ساتھ شہادت رسالت دینے اور نمازیں ادا کرنے اور جہاد میں شریک ہو کر اپنی
جانیں دینے اور کفار کی جانیں لینے پر نظر نہ فرمائی سب کو ہباءً منثورا فرمادیا
قرآن فرماتا ہے وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلنٰہ ھباءً منثورا اور ارشاد
فرماتا ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ہ
بعض لوگ وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور قیامت پر ایمان لائے اور درحقیقت
وہ مسلمان نہیں یخدعون اللہ والذین امنو وما یخدعون الا انفسھم
وما یشعرون وہ اللہ اور مسلمانوں کو فریب دینا چاہتے ہیں اور واقع میں وہ
اپنی ہی جانوں کو فریب دے رہے ہیں اور اونھیں اوسکا کچھ شعور نہیں فِيْ قُلُوْبِهِمْ
مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ اون کے
دلوں میں بیماری ہے تو اللہ نے اونکی مرض کو اور بڑھا دیا اور اون کے لئے سخت
دردناک عذاب ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔ اور ارشاد فرماتا ہے اذا جاءک المنٰفقون
قالوا نشھد انک لرسول اللہ جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو
عرض کرتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک بے شبہ بالیقین حضور ضرور اللہ
کے رسول ہیں وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ اور اللہ جانتا ہے کہ بے شک تم اوس کے
رسول ہو وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ اور اللہ شاہد ہے کہ بیشک
یہ منافق اپنے اس دعوی میں ضرور جھوٹے ہیں دیکھا قرآن مجید کا یہ قہری
فتوی اون کے حق میں جو نہ صرف کلمہ اسلام پڑھتے تھے بلکہ وہ سب کچھ کرتے تھے

جو حضور مسلمان بنا کرتے تھے خدمت نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم میں حاضر بھی ہوتے تھے
باجماعت نمازیں بھی پڑھتے تھے جہاد بھی کرتے تھے سارے ہی اعمال کرتے
تھے۔ اور سنیئے۔ انھیں کلمہ پڑھنے والوں اور بظاہر سارے اعمال خیر کرنے
والوں کی نسبت قرآن عظیم کا ارشاد قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ اِنَّكُمْ
كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ
وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ
كٰرِهُوْنَ ۝ تم فرما دو اللہ کی طاعت میں تم خوشی سے خرچ کرو یا ناپسندی
سے ہرگز تم سے قبول نہ فرمایا جائیگا کہ تم نافرمان قوم ہو اور نہ باز رکھا اونہیں
اس سے کہ اون کے نفقات قبول ہوتے مگر اس نے کہ بیشک اونھوں نے اللہ اور
اوسکے رسول کے ساتھ کفر کیا اور وہ نماز کو نہیں آتے مگر اس حالمیں کہ وہ کسلمند ہوتے
ہیں اور نہیں خرچ کرتے ہیں مگر اس حالمیں کہ وہ کارہ ہوتے ہیں۔ دیکھا باوجود کلمہ گوئی
قرآن نے اونھیں کافر فرمایا اونکے زکوۃ و صدقات اگرچہ وہ خوشی ہی سے کیوں نہ دیں
مردود فرمائے اونکی نمازیں اونکے مونھہ پر ماریں۔ اور سنیئے آگے انھیں حلف کے
ساتھ مدعیان ایمان کے متعلق فرماتا ہے يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَ
لٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ۝ وہ منافق اس پر اللہ کیساتھ حلف کرتے ہیں کہ وہ ضرور
تم میں سے ہیں یعنی مسلمان ہیں، اور اللہ فرماتا ہے کہ وہ تم میں سے نہیں یعنی مسلمان نہیں لیکن
وہ تو ایسی قوم ہیں جو اس سے ڈرتے ہیں کہ تم اونکے ساتھ وہ برتاؤ نہ کرو جو مشرکوں کے
ساتھ کیا یعنی قتل و غارت تو وہ تقیۃً حلف اٹھاتے ہیں پھر فرماتا ہے لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً
اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ۝ اگر وہ کوئی جائے پناہ یا غار یا سما
جانے کا موضع پائیں تو وہ ضرور تم سے پھر کر اوسکی جانب جلد ایسا بھاگیں جیسا سرکش
مونھہ زور گھوڑا کہ اوسے کوئی چیز لوٹا نہیں سکتی۔ یعنی پھر کبھی وہ تمہاری طرف مونھہ
بھی نہ کریں۔ اور سنیئے۔ انھیں بڑے بڑے دعوی اسلام کرنیوالوں کے لئے اس بات پر
کہ اونھوں نے یہ کہا تھا کہ حضور کان ہیں یعنی جو جیسا حضور سے کہدے اوسے حضور سن لیتے

اور قبول فرما لیتے ہیں اسی قرآن عظیم کا قہری فرمان فرماتا ہے وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ
النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ
رَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۔ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ٥
اور بعض اون میں سے وہ ہیں جو نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں
وہ تو کان ہیں تم فرماؤ وہ تمہاری بھلائی کیلئے ہیں اور وہ ایمان لائے ہیں اللہ پر اور مسلمانوں
کی تصدیق فرماتے ہیں نہ کہ کافرونکی اور وہ رحمت ہیں اون کے لئے جو تم میں سے ایمان لائے ۔ اور جو
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ایذا دیتے ہیں اون کیلئے سخت دردناک عذاب ہے
اس کے بعد انھیں کی نسبت ارشاد فرماتا ہے يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ وَاللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ٥ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں
کہ تمہیں راضی کرلیں اور تمہیں اسکا یقین دلادیں کہ تمہیں اونکی جانب سے جو خبر ایذا دہی
رسول پہنچی ہے غلط ہے اونھوں نے نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو ایذا نہیں دی ہے
اور وہ کلمہ خبیثہ نہیں بکا ہے اور اللہ و رسول احق ہیں اسکیلئے کہ اوسے طاعت سے راضی
کریں یعنی توبہ کرتے اگر یہ سچے مسلمان ہوتے ۔ پھر فرماتا ہے اَلَمْ يَعْلَمُوْا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ کیا اونھیں نہیں معلوم
کہ وہ جو اللہ و رسول کا خلاف کرے تو بیشک اوس کیلئے جہنم کی آگ ہے کہ ہمیشہ اوس میں
رہیگا یہی بڑی رسوائی ہے ۔ اور سینے غزوہ تبوک کو جاتے ہوئے بعض اونھیں منافقوں
کے ساتھ اپنے ایمان و اسلام کا یقین دلانیوالوں نے کہا تھا محمد صلے اللہ تعالی علیہ وسلم
غیب کی خبر ین بتاتے ہیں وما یدریہ بالغیب اور وہ غیب کیا جانیں اللہ عزوجل نے
اسکی اطلاع اپنے حبیب صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو فرمادی اور یہ بھی فرمادیا وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ
لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ اگر تم اون سے اپنے اور قرآن کے ساتھ اس استہزا کو پوچھوگے
تو ضرور ضرور وہ معتذرانہ کہینگے کہ ہم تو اوسمیں ہنسی کھیل اور خوش گپیان کررہے تھے
کہ راہ قطع ہو اور ہم نے استہزا کا ارادہ نہ کیا تھا اسپر ارشاد فرمادیا ۔ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ
وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ تم فرمادو کیا اللہ اور اوسکی آیتوں اور اوس کے رسول کیساتھ

استہزا کرتے تھے لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم جھوٹے بہانے نہ بناؤ بیشک تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔ پھر فرمایا یحلفون باللہ ما قالوا ولقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامہم وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ اونھوں نے نہیں کہا اور بے شک اونھوں نے کلمۂ کفر بکا اور کافر ہو گئے اپنے اسلام کے بعد۔ اور سنیئے ان بڑے بڑے مؤکد دعویٰ ایمان و اسلام کرنیوالوں کو اللہ تعالیٰ اور کفار سے بدتر جانتا ہے کہ وعید میں پہلے اونھیں ذکر فرماتا پھر اور کفار کیلیئے ارشاد فرماتا ہے وعد اللہ المنٰفقین والمنٰفقٰت والکفار نار جہنم خٰلدین فیہا ہی حسبہم ولعنہم اللہ ولہم عذاب مقیم وعدہ دیا ہے اللہ نے منافقوں اور منافقات اور کافروں کو جہنم کی آگ کا کہ ہمیشہ رہینگے اوسمیں وہ اونھیں بد کے لئے کافی ہے اور اللہ نے اونپر لعنت فرمائی اور اونکے لئے ہمیشہ کے رہنے والا عذاب ہے۔ کیا اب بھی ظاہری آنکھیں رکھتے ہوئے اندھے بننے والے یہی کہے جائینگے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمانہ لیکر خطبہ جمعہ فرماتے ہوئے جن تین سو مردوں اور ایک سو عورتوں کو اپنی مجلس مبارک سے اپنی مسجد مقدس سے یہ فرما کر سخت فضیحت اور نہایت رسوائی کیساتھ نکالا کہ یا فلان اخرج فانک منافق ای فلاں نکلجا کہ تو منافق ہے وہ سب کلمہ اسلام پڑھتے تھے اہل قبلہ بنتے تھے کہ نمازیں باجماعت ادا کرتے تھے جو مسلمان کیا کرتے تھے یہاں تک کہ جہادوں میں شریک ہوتے تھے کفار سے لڑتے تھے اونھیں قتل کرتے تھے جو مارے جاتے تھے مگر اللہ و رسول نے اس سب پر بھی اونھیں کافر منافق فاجر فاسق ناری جہنمی جھوٹا فریبی نامسلم موذی ہی فرمایا اور مسلمانوں کے مجمع سے مسجد نبوی سے سخت فضیحت و رسوائی سے نکالا۔ اور رحمت عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اونھیں دعائے قہر اللھم مزقہم کل ممزق فرما کر برباد کر دیا۔ بعض احمق یہاں شاید یہ شبہہ کریں کہ یہ تو منافق ہیں جو دل سے مسلمان ہی نہیں ہوئے تھے محض زبان سے دھوکا دینے کیلئے کلمہ پڑھتے تھے ہم تو اون کے لئے کہتے ہیں جو واقعی مسلمان ہیں۔ یہ شبہہ جیسا کچھ لغو و بیہودہ و پا در ہوا ہے ہر ادنیٰ عقل والے پر روشن ہے۔ اولاً۔ اونکا واقعی مسلمان ہونا کہاں سے جانا گیا اب منافقین کا بیج مارا گیا اب منافق کا پیدا ہونا بند ہو گیا ثانیاً۔ کیا جو شخص واقعی مسلمان ہو وہ معاذ اللہ کبھی کافر نہیں ہو سکتا ہم اون کا مونہہ

بند کرنیکو قرآن عظیم و احادیث نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم ہی کے ارشادات کریمہ سنائیں اور انھیں سے ان کے مونہہ میں پتھر دیں قرآن عظیم نے کس و ناکس سے نہیں صحابہ سے خطاب فرما کر فرمایا یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْھَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ہ اے ایمان والو اپنی آوازیں نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز شریف پر بلند نہ کرو اور اون کے حضور اتنی زور سے کلام نہ کرو۔ جیسے آپس میں کرتے ہو کہ تمہارے اعمال حبط ہو جائیں۔ اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ اور حبط اعمال کفر ہی پر ہوتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ سچے پکے مسلمان سے اس ممانعت کے بعد اگر معاذ اللہ ایسا واقعہ ہو تو وہ کافر ہو جائیگا۔ بلکہ خاص لفظ مرتد کا پتا قرآن سے دیں فرماتا ہے لَا یَزَالُوْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ حَتّٰی یَرُدُّوْکُمْ عَنْ دِیْنِکُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا وَمَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَیَمُتْ وَھُوَ کَافِرٌ فَاُولٰٓئِکَ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ہ (کفار) ہمیشہ تمسے لڑتے رہینگے یہانتک کہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں اگر قابو پائیں۔ اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے اور کافر ہو کر مرے تو اون کے سارے اعمال اکارت ہیں دنیا و آخرت میں وہ دوزخ والے ہیں ہمیشہ اوسمیں رہنے والے ہیں۔ اور فرماتا ہے۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ یُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ہ اے ایمان والو تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھریگا تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائیگا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ اون کا پیارا۔ مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت اللہ کی راہ میں لڑینگے اور کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت سے نہ ڈرینگے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔ احادیث اگر ذکر کریں تو بہت ہیں۔ اور مضمون طویل ہو جائے۔ اور منظور اختصار۔ اسلئے صرف چند احادیث پر اقتصار۔ روافض کے متعلق ایک حدیث میں ارشاد فرمایا لا تسبوا اصحابی فانہ یجی فی اخر الزمان

قوم یسبون اصحابی فلا تصلوا علیهم ولا تصلوا معهم ولا تناکحوهم ولا تجالسوهم
وان مرضوا فلا تعودوهم۔ میرے صحابہ پر تبرا نہ کرو کہ ایک قوم آخر زمانہ میں آئیگی
میرے صحابہ پر تبرا کریگی تو تم اون کے جنازہ کی نماز نہ پڑہنا اور نہ اون کے ساتھ نماز
پڑہنا نہ اون کے ساتھ شادی بیاہت کرنا اور نہ اونکے ساتھ نشست برخاست رکھنا اور اگر
وہ بیمار ہوں تو نہ اونکی عیادت کرنا ایک اور حدیث میں ہے یکون فی آخر الزمان
دجالون کذابون یأتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباءکم
ایاکم وایاهم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔ آخر زمانہ میں کچھ دجال کذاب ہوں گے
وہ تمہیں ایسی حدیثیں سنائینگے کہ نہ تم نے کبھی سنی ہوں نہ تمہارے باپ دادا نے اونکو دور کرو اون سے
بچو کہ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں ڈالدیں۔ ان نجدیان لئام کے
متعلق جنکی حمایت میں آجکل سوائے چند سارے اخبار گلے پہاڑے ڈالتے ہیں بعض احادیث
میں ارشاد ہوا یخرج ناس من قبل المشرق یقرؤن القرآن لا یجاوز عن تراقیهم یمرقون
من الدین کما یمرق السهم من الرمیة لا یعودون فیه حتی یعود السهم الی فوقه سیماهم
التحلیق۔ کچھ لوگ جانب مشرق (نجد) سے پیدا ہونگے قرآن پڑہینگے مگر قرآن اونکی گھانٹیوں
سے نیچے نہ اوتریگا وہ دین سے ایسا نکل جائینگے جیسا شکار سے تیر دین میں لوٹکر نہ آئینگے جیسے
تیر سوفار کیطرف لوٹ نہیں سکتا۔ اونکی علامت سر منڈانا ہے ایک حدیث میں فرمایا سیکون
فی امتی اختلاف وفرقة قوم یحسنون القیل ویسیئون الفعل یقرؤن القرآن لا یجاوز
ایمانهم تراقیهم یمرقون من الدین مروق السهم من الرمیة لا یرجعون حتی یعود
السهم الی فوقه هم شر الخلق والخلیقة طوبی لمن قتلهم او قتلوه یدعون الی کتاب الله
ولیسوا منه فی شیء من قتلهم کان اولی بالله منهم سیماهم التحلیق۔ قریب ہے کہ میری امت

عہ بفضلہ تعالی اس حدیث اور اس سے اگلی حدیث سے مسئلہ قتل مرتد بھی روشن ہوگیا۔ یہ وہ مسئلہ ہے جو ائمہ امت سے تمام ائمہ کا اجماعیہ قطعیہ
مسئلہ ہے کسی نے بھی اسمیں کبھی اختلاف نہ کیا مگر آج کل آزادی کی تیز و تند آندھی چل رہی ہے اسمیں بہت دین سے آزاد ونے ایک
یہی نہیں بہت سے ایسے مسائل میں جو تیرہ سو برس سے اجماعی اتفاقی رہے ہیں مثلاً مسئلہ خلافت قریش۔ خواہ مخواہ دخل در معقولات یا اور ہمارے
مسلمانوں سے اختلاف کیا اور امت میں افتراق پیدا کرنا چاہا۔ الا ہیں کہ ہر ایک نے اپنے آپکو مجتہد مطلق سمجھ رکھا ہے۔ اس مسئلہ قتل مرتد پر کچھ
دن ہوئے بہت غوغا مچ چکا۔ قادیانیوں اور بعض اور شیطانوں نے بہت طوفان بے تمیزی برپا کیا۔ مسلمانوں کے بادشاہ جم جاہ سلطان والا
بارگاہ حضرت امیر امان اللہ خان والی دولت خداداد افغانستان خلد اللہ ملکہ وسلطانہ کو اس پر ظالم ٹھہرایا آسمان سر پر اٹھا
لیا کہ ہرگز اسلام میں قتل مرتد کا حکم نہیں امیر نے نعمت اللہ اور اسکے دو ساتھیوں کو قتل کیا ظلم کیا ظلم کیا اب آنکھیں پھاڑکر دیکھیں
کہ احادیث کثیرہ صحیحہ نے قتل مرتد کا حکم دیا یا نہیں اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے یا نہیں دو تین حدیثیں اور خیال میں آئیں قال صلی

میں اختلاف وافتراق ہوگا ایک قوم ہوگی اوسکے لوگ باتیں بنانی اچھی جانینگے اور کام
کو براخیال کرینگے یعنی باتیں بہت بڑھ بڑھکر مارینگے اور کام کچھہ نہ کرینگے بلکہ کام کرنے کو برا
سمجھینگے۔ قرآن پڑھتے ہونگے مگر اونکا ایمان اونکی گھانٹیوں سے نیچے نہ اوترے گا۔
وہ دین سے یوں نکل جائینگے جیسے شکار سے تیر۔ پھر دین میں پلٹ کر نہ آئینگے جیسے تیر
سوفار کیجانب نہیں لوٹتا۔ وہ ساری خلقت جانوروں چوپایوں سے (جنمیں کتے سور بھی ہیں)
بدتر ہیں شادمانی ہے اوسے جو اونھیں قتل کرے یا وہ جسے قتل کریں۔ وہ کتاب اللہ کی
جانب لوگوں کو بلائینگے حالانکہ اونھیں کتاب اللہ سے کوئی واسطہ ذراسا علاقہ بھی نہ ہوگا
جو اونھیں قتل کرے وہ اللہ کے نزدیک اون سے بہتر ہے اونکی علامت تحلیق ہے۔ ایک
اور حدیث میں فرمایا سیخرج فی اٰخر الزمان قوم احداث الاسنان سفہاء الاحلام یقولون
قول خیر البریۃ یقرؤن القرآن لایجاوز حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ
فاذا لقیتموھم فاقتلوھم فان فی قتلھم اجرا لمن قتلھم عند اللہ یوم القیمۃ عنقریب

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من سب الانبیاء قتل۔ وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام ستکون بعدی ھناۃ وھناۃ فمن رأیتموہ
فارق الجماعۃ فاقتلوہ ایک حدیث میں ارشاد ہوا من بدل دینہ فاقتلوہ یکون فی اٰخر الزمان قوم یقال لھم الرافضۃ فاذا
لقیتموھم فاقتلوھم آخر زمانہ میں قوم ہوگی جسے رافضی کہا جائیگا تم جب اونھیں پاؤ تو قتل کرو اور ایک درحدیث میں حضور نے
حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو رافضیوں کے قتل کا حکم دیا ارشاد ہوا ان ادرکت قوما یقال لھم الرافضۃ فاقتلھم فانھم مشرکون
مسلمان دیکھیں انکے یہ اعتقاد اور یہ کیا علما و امیری تک محدود رہا یا اونکے ان شنیع الزاموں سے اللہ و رسول بھی محفوظ نہ رہے۔ اب اگر ہم بینیکے
کہ جو علما کو اسلئے کہ وہ کافروں کو کافر کہتے ہیں تہذیب سے ادب کہے اور قتل مرتد کو ظلم بتائے وہ کافر ہے تو کافروں کاؤں ہچ جائیگی کہ کافر کہدیا
مگر آپ حضرات انصاف سے فرمائیں یہ کفر ہوا یا نہیں۔ اللہ و رسول کے ساتھ گستاخی کرنا اونھیں ظالم بتانا بھی کفر نہوگا تو اور کیا کفر ہوگا
بعض جاہل یہاں یوں بکتے ہیں کہ مانا کہ احادیث میں قتل مرتد کا حکم ہے مگر قرآن میں کہیں مرتد کی سزا قتل نہیں فرمائی ہے تو یہ احادیث
قرآن عظیم کی مخالف ہوئیں اور جو حدیث قرآن کے مخالف ہو وہ نہیں مانی جائیگی۔ قرآن کے مقابل کوئی حدیث نہیں سنی جائیگی۔ یہ لوگوں کی سخت جہالت
اور نہایت سفاہت اور اعلیٰ درجہ کی حماقت سے اوپر۔ قرآن میں بالفرض اگر حکم نہ ہو تو حکم نہونا اور ممانعت ہونا اسے کوئی پاگل ہی ایک
جانیگا یہ حدیثیں تو قرآن مجید کے جب معارض ہوتیں جب قرآن عظیم میں قتل مرتد کی ممانعت ہوتی ثانیاً یہ بھی محض کذب کوئی حدیث قرآن عظیم کے
مقابل نہیں سنی جاتی بیشک حدیث متواتر سے نسخ کا حال معلوم ہوتا ہے وہ جس آیت سے معارض ہوگی معلوم ہو جائیگا کہ یہ آیت کریمہ منسوخ
ہے۔ اور بیشک حدیث متواتر سے قرآن عظیم پر زیادت بھی ہوتی ہے جو احمق حدیث متواتر نہ مانیگا وہ قرآن کو کیا مانیگا۔ اور بیشک نہیں
کہ قتل مرتد کی احادیث متواتر المعنیٰ ہیں۔ اور یہاں تو اسکی بحث ہی زائد کہ جب قرآن عظیم میں قتل مرتد کی ممانعت نہیں تو احادیث معارض کہاں
ثالثاً اگر اندھا ہو کہ دن میں آفتاب نہ سوجھے اور وہ یوں اپنی حماقت سے وجود آفتاب ہی سے منکر ہو بیٹھے تو کیا اوسکا یہ وجود آفتاب
کر دینا کسی پاگل کو بھی وجود آفتاب میں کچھ شک و شبہہ پیدا کر دیگا۔ عاقل تو عاقل ہے۔ اونھیں قرآن میں قتل مرتد کا حکم نہ ملا تو مسلمان تو
جانتے ہیں قرآن عظیم فرماتا ہے یٰایھا النبی جاھد الکفار والمنفقین واغلظ علیھم تو منافقوں کے جہاد کا حکم قرآن نے دیا
اور جہاد میں قتل و مقاتلہ ہی ہوتا ہے یا کچھ اور۔ تو قتل کا حکم اسلام ہوا یا نہیں۔ اور منافقوں کے کفر بعد اسلام و ایمان کی نسبت خدا کا
ارشاد ہے قد کفرتم بعد ایمانکم تم بے شک کافر ہو گئے اپنے ایمان کے بعد وقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامھم
اور بے شک منافقوں نے کلمہ کفر بکا اور کافر ہو گئے اپنے اسلام کے بعد۔ مرتد مر اور کیا سینگ ہوتے ہیں مرتد اسیکو تو کہتے ہیں

آخر زمانہ میں ایک قوم نکلیگی وہ لوگ نوخیز اور سخت بدعقل ہونگے بات بات پر حدیث کا نام لینگے قرآن پڑھینگے جو اونکے گلوں سے نیچے نہ اوتریگا۔ وہ دین سے تیر کیطرح نکل جائینگے تو جب تم اونکو پاؤ قتل کرو کہ اونکے قتل کرنیمیں اونکے قاتل کیلئے قیامت کے دن اللہ کے یہاں اجر عظیم ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے تحقرون صلوتکم مع صلاتھم وصیامکم مع صیامھم وعملکم مع عملھم ویقرؤن القرآن لایجاوز حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ تم اپنی نماز اونکی نماز کے سامنے حقیر جانو گے اور اپنے روزوں کو اونکے روزوں کے سامنے اور اپنے عملوں کو اونکے عملوں کے مقابل (باوجود اسکے اون کا حال یہ ہوگا کہ) قرآن پڑھینگے جو اونکے گلوں سے نیچے نہ اوتریگا اور دین سے یوں نکل جائینگے جیسے کمان سے تیر ایک اور حدیث میں ہے ان بین یدی الساعۃ فتنا یصبح الرجل فیھا مؤمنا ویمسی کافرا قرب قیامت بے شک ایسے عظیم فتنے برپا ہونگے کہ آدمی صبح مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہوجائیگا۔ اب تو واضح ہوا کہ محض کلمہ پڑھنا اور اہل قبلہ بننا اور قرآن وحدیث کا نام لینا ہرگز مسلمان ہونیکے لئے کافی نہیں۔

اب دیکھنا ہے کہ یہ آنکھوں کے پورے ان آیات واحادیث کو دیکھکر کیا کہتے ہیں کیا عجب کہ اب اپنے زعم باطل وخیال فاسد وعاطل سے رجوع لائیں اور اللہ چاہے تو ہدایت پائیں مگر وہ جنکے دلوں پر اللہ نے مہر فرمادی اور کانوں آنکھوں پر پردے ڈالدئے کہ حق نہ سن سکتے ہیں نہ دیکھ سکتے ہیں نہ قبول کرسکتے ہیں۔ خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوبِھِمْ وَعَلٰی سَمْعِھِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِھِمْ غِشَاوَۃٌ وَّلَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ۔ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ بہرے گونگے اندھے ہیں تو وہ لوٹنے والے نہیں۔

یہ بے تہذیب وبے ادب مدعیان تہذیب وادب۔ علما پر بے تہذیبی کا الزام لگاتے ہیں اور بے ادبی کا موںہہ آتے ہیں کہ یہ لوگ گالیاں سناتے ہیں مخلوق خدا

جو اسلام کا دعوی کرکے پھرجائے۔ اور اگر قتل کے لفظ ہی پر ضد ہو تو وہ بھی قرآن سے سنو فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموھم کافروں کو جہاں پاؤ قتل کرو۔ اگر یہ جاہل یہ شبہ کریں کہ آیت میں تو مشرکین فرمایا مرتدین تو نہیں فرمایا۔ ہم اون کے شبہ کا بھی ازالہ کردیں اور اونکی بولتی رگ پکڑکر نہ چھوڑیں۔ قرآن عظیم نے کیا فرمایا یہی فرمایا کہ جب شہر حرام گذرجائیں تو مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو تو کیا اس سے وہ خاص قسم کفار مراد ہے جو شرک کرتے ہیں یعنی اور اقسام کفار کو اشہر حرام گذر لینے پر بھی قتل کا حکم نہوا مشرکین کے ساتھ یہود نصاری مجوس منافقین مرتدین لڑنے کو آئیں تو اسوقت چھانٹ

کو ناحق ستاتے ہیں۔ بہت سختیاں برتتے ہیں نہایت شدتیں کرتے ہیں۔ انکے اعتراض علما ہی تک نہیں رہتے بلکہ اللہ و رسول تک جاتے ہیں علما ہی انکی گندی گھنونی گالیوں سے ایذا نہیں پاتے بلکہ یہ یہ کہکر اللہ و رسول تک ایذا پہنچاتے ہیں۔ علما کیا فرماتے ہیں جنھیں یہ گالیاں بتاتے ہیں۔ بے تہذیبی ٹھہراتے ہیں۔ علما تو وہی کہتے ہیں جو قرآن و حدیث اونھیں سکھاتے ہیں۔ وہ اگر کافر کہتے ہیں تو اللہ و رسول نے کافر فرمایا اِنَّ اللّٰہَ عَدُوٌّ لِّلْکٰفِرِیْنَ۝ وہ فاسق کہتے ہیں تو قرآن نے فاسق فرمایا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ۝ وہ اگر ضال کہتے ہیں تو خدا نے فرمایا غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۝ وہ اگر منافق کہتے ہیں تو انکے رب نے فرمایا وَالْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ یَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْکَرِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ۝ وہ اگر فاجر کہتے ہیں تو اللہ نے فرمایا اولٰٓئک ھم الکفرۃ الفجرۃ۝ وہ اگر ملعون کہتے ہیں تو قرآن نے فرمایا لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۝ وہ اگر جھوٹا کہتے ہیں تو قرآن نے فرمایا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ۝ وہ اگر ظالم کہتے ہیں تو قرآن میں آیا اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ۝ وہ اگر خائن کہتے ہیں تو قرآن میں ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی کَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ۝ وہ اگر خائب خاسر کہتے ہیں تو یہ بھی قرآن میں ہے اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ۝ و اگر اونہیں ناری جہنمی بتاتے ہیں تو قرآن میں ہے اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ۝ وہ اگر فریبی کہتے ہیں تو ہم یہ بھی قرآن سے دکھا چکے ہیں وہ اگر مرتد کہتے ہیں تو ہم اسکا پتا بھی قرآن سے بتا چکے۔

بقیہ حاشیہ ص ۱۰

چھانٹ کر ان مشرکین ہی کو قتل کیا جائے اور اون سے تعرض نہ کیا جائے کہ اون کے قتل کا ابھی حکم نہوا۔ اجازت ہوئی تو صرف مشرکوں کے قتل کی ہوئی ہے۔ ایسا تو کوئی جاہل سا جاہل بھی نہ کہیگا عاقل تو عاقل۔ بلکہ آیت کریمہ یقینا تمام اقسام کے کفار کو عام ہے۔ بات یہ ہے کہ یہ قاعدہ ہے کہ کبھی دو یا چند چیزوں کو تغلیبا ایک ہی نام سے ذکر کرتے ہیں جیسے قمرین۔ حسنین۔ مشرقین۔ مغربین۔ یونہیں یہاں بھی چونکہ اخبث اقسام کفر شرک ہے لہذا اوسے اور اقسام کفر پر غالب کھکر تمام کافرین کو مشرکین کے لفظ سے ذکر فرمایا۔ حدیث ابھی اوپر ذکر ہوئی کہ روافض کی نسبت ارشاد ہوا کہ جب تم اونھیں پاؤ قتل کرو کہ وہ مشرک ہیں۔ حالانکہ رافضی اوس خاص قسم شرک میں کسیطرح داخل نہیں تو مراد یہی ہے کہ وہ کفار ہیں۔ ایک حدیث میں ارشاد ہو فلیرجعوا فانا لا نستعین بالمشرکین علی المشرکین لوٹ جائیں کہ ہم ہرگز مشرکوں سے مشرکوں پر مدد نہیں چاہتے۔ اور یہ جن کی نسبت ارشاد ہوا وہ عبداللہ بن اُبی اور اسکے ساتھی چھ سو یہودی قوم بنی قینقاع کے تھے کہ روز احد حاضر خدمت انور ہوئے تھے۔ تو معلوم ہوا کہ مشرک اگرچہ ایک خاص قسم کافر کا نام ہے مگر کبھی ہر کافر کو عام ہے

بقیہ صفحہ ...

غرض وہ کیا ہے جو علما اپنی طرف سے کہتے ہیں وہ حکم شریعت بیان کرتے ہیں حق
تو یہ شر اللئام جاہلان بدلگام یہ موہنہ زوریاں کرتے اور علما پر بے تہذیبی
بے ادبی اور غضبیت وجہالت ضد ونفسانیت غرور وتکبر والفت کی لم
لگاتے ہیں اونھیں شریر النفس مفسد مسلمانوں میں تفریق کرنیوالا بھائیوں میں
پھوٹ ڈالنے والا بتاتے ہیں اون احکام شریعت کو گالیاں ٹھہراتے ہیں
اگر علما وہ سب کچھ بھی اعلان کیساتھ فرماتے جو کفار ومنافقین کیلئے قرآن عظیم نے
فرمایا اور جیسا کچھ اونھیں بتایا تو معلوم نہیں یہ شریر النفس متعصب بیکر غرور والفت
مجسمہ ضد ونفسانیت جہال بخیر دکیسا کچھ جامہ سے نکلتے آپے سے باہر آتے
قرآن نے اونھیں سفیہ احمق بے وقوف بدعقل فرمایا قال اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ
وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ وہ اگر اونھیں مفسد کہتے ہیں تو اس قرآن نے اونھیں مفسد فرمایا
اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ قرآن نے اونھیں جاہل بتایا
قال اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ وقال سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِی الْجٰهِلِيْنَ قرآن نے اونھیں گدھا
بتایا قال مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا وقال كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ فَرَّتْ مِنْ
قَسْوَرَةٍ قرآن نے اونھیں کُتّا کہا كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ
بلکہ کُتے سوئر سے بھی زیادہ بدتر فرمایا اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ وقال اُولٰٓئِكَ
هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ بحمد اللہ تعالیٰ کلام اپنے منتہی کو پہنچا اور ظاہر وباہر ہوا کہ یہ علما
کو بے تہذیب بے ادب بتانیوالے خود سخت بے تہذیب اور نہایت بے ادب
ہیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ہوتا ہے۔ اور اور کفار پر بھی اوس کا اطلاق آتا ہے۔ اب وہ کافر ہمیشہ کا فر ہو یا اسلام لاکر مدعی ایمان ہو کر پھر کافر ہو گیا ہو۔ تو
روشن ہوا کہ قرآن عظیم میں ہر کافر کے قتل کا حکم ہے اور ہر کافر میں مرتد بھی ہے تو قرآن عظیم میں اوسکے قتل کا بھی حکم ہے وللہ
الحمد ایک شبہ یہاں ابھی ان سفہا کو اور رہ سکتا ہے کہ قرآن عظیم میں جہاد وقتال کا حکم ہے تو چاہئے ور کفار سے جہاد وقتال
کیا جاتا ہے اسیطرح ان مرتدین سے کیا جاتا چاہیے اور کفار جب ہتھیار ڈالدیں اور اطاعت قبول کرلیں جزیہ دیں تو اونھیں
قتل نہ کیا جائیگا بلکہ اونکے جان ومال کی ویسی ہی حفاظت کیجائیگی جیسے مسلمانوں کے جان ومال کی اوسیطرح اون سے بھی طرز عمل ہوگا۔ مگر مرتد
اگر توبہ نہ کرے تو قتل ہی کیا جاتا ہے اور بعض مرتد تو وہ ہیں کہ وہ توبہ بھی کرلیں جب بھی اونھیں قتل ہی کیا جائیگا۔ اسکا جواب اگلی ہی
اسی تقریر سے روشن۔ صدق رسول اللہ نبینا الصادق المصدوق الامین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلی آلہ
وصحبہ اجمعین۔ وصدق عبدہ وخلیفتہ امیر المومنین امام المسلمین سیدنا ومولینا عمر الفاروق الاعظم

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۶

باقی برصفحہ آئندہ

علمائے کرام تخلقوا باخلاق اللہ پر عامل ہیں اور اخلاق الٰہیہ سے شدت علی الکفار ہے اسلئے وہ اپنے حبیب و محبوب رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی سائر الانبیاء والمرسلین وآلہ وصحبہ اجمعین کو اسکا حکم فرماتا ہے کہ ارشاد کرتا ہے یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ اے نبی جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں سے اور انپر سختی کرو درشتی برتو اور اسی شدت علی الکفار کی بنا پر اپنے محبوب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوں جان نثار خادموں مسلمانوں کو سراہتا ہے کہ فرماتا ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اونکے ساتھی کفار پر سخت اور آپسمیں ایک دوسرے پر مہربان ہیں اسی لیئے حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے غلاموں کو حکم فرمایا لا تؤاکلوھم ولا تشاربوھم ولا تجالسوھم ولا تناکحوھم واذا مرضوا فلا تعودوھم واذا ماتوا فلا تشھدوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم او کما قال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ نہ اونکے ساتھ کھاؤ پیو نہ اونکے ساتھ بیٹھو اوٹھو نہ اونکے ساتھ شادی بیاہت کرو وہ جب مریض ہوں اونکی عیادت نہ کرو مر جائیں تو اونکے جنازے پر نہ جاؤ۔ نہ اونکے جنازہ کی نماز پڑھو نہ اونکے ساتھ نماز پڑھو۔ ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم اون سے بچو اونھیں دور کرو کہ وہ کہیں تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈالدیں۔ بلکہ اسی لیئے تو قرآن عظیم میں ارشاد ہوا وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۴

رضی اللہ تعالیٰ عنہ وشرفہ وکرم حضور حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ الا ان یوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بھذا القرآن فما وجدتم من حلال فاحلوہ وما وجدتم من حرام فحرموہ وان ما حرم رسول اللہ کما حرم اللہ ہاں ہاں مجھی قرآن عطا ہوا اور قرآن کے ساتھ اوس کا مثل (سن لو کہ نزدیک ہے کہ کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر پڑا کہے کہ تم تو) لبس قرآن ہی کی پیروی کئے رہو اسمیں جو حلال پاؤ اوسے حلال جانو اور جو حرام اوسے حرام حالانکہ بے شک جو چیز رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرام فرمائی وہ ویسی ہی ہے جو اللہ نے حرام فرمائی۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سیاتی ناس یجادلونکم بشبہات القرآن فخذوھم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ قریب ہے کہ کچھ لوگ آئینگے جو تم سے قرآن مجید کے مشتبہ کلمات میں جھگڑا کرینگے تو تم اونکی حدیثوں سے گرفت کرو کہ حدیث والے قرآن کو خوب جانتے ہیں۔ اب تو کھلا کہ مجملات قرآن کی تفصیل کا علم بے حدیث ناممکن اب 3 واضح ہوا کہ اپنی اندھی اوندھی ناقص سمجھ کے بھروسے

باقی صفحہ آئندہ

اور اگر تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر کافروں کے پاس نہ بیٹھ۔ اسیلئے ارشاد ہوا وَلَا تَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ کافروں کی طرف ادنی میل نہ کرو کہ تمہیں آگ چھوئیگی۔ اسی شدت علی الکفار کی بنا پر فرمایا لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ تم نہ پاؤ گے اون لوگوں کو جو اللہ اور قیامت پر ایمان لائے ہیں کہ محبت کرتے ہوں اوس سے جس نے اللہ ورسول سے لڑائی۔ اگرچہ اونکے باپ دادا یا بیٹے پوتے یا بھائی یا کنبے کے لوگ ہوں۔ اگر اس قسم کی آیات واحادیث لکھوں تو دفتر درکار ہے اور مد نظر اختصار ہے۔ اور رہے یہ کہ ع در خانہ اگر کس ست یک حرف بس است اور معاند کے لئے اوراق سموات وارض کے شواہد ناکافی۔ غرض اتنا تو بفضلہ تعالی ہر ادنی عقل والے پر روشن ہوگیا کہ علمائے کرام متخلق باخلاق اللہ المنان ہیں ہر طرح اوسکے اور اوسکے رسول کے تابع فرمان ہیں۔ اور یہ اون کے دشمن اعدائے دین ومذہب و متبع خطوات شیطان ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالے۔

اے عزیز یہ مسئلہ بھی ایسا ہے جس کے لئے دلائل فقہیہ درکار ہیں اور اگر یہی اصرار ہے تو یہاں کب انکار ہے۔ سنیے۔ مجمع الانہر شرح ملتقے الابحر میں فرمایا اذا وصف اللہ بما لا یلیق بہ او نسبہ الی العجز والنقص یکفر الخ اوسی میں ہے یکفر باثبات المکان للہ تعالی فان قال اللہ فی السماء اذا اراد بہ المکان کفر ان لم لہ نیۃ یکفر عند اکثرھم وعلیہ الفتوی اوسی میں ہے لو قال ارے اللہ تعالی فی الجنۃ فھذا کفر اوسی میں ہے قال از خدائے ہیچ مکانے خالی نیست کفر اوسی میں ہے ما یکون کفرا بالاتفاق یوجب حباطا لعمل کما فی المرتد وتلزم اعادۃ الحج ان کان قد حج ویکون وطؤہ حینئذ مع امرأتہ زنا والولد الحاصل منہ فی ھذہ الحالۃ ولد الزنا بے شک بے شبہ یقیناً اون سب پر توبہ فرض ہے جرم کا جیسا اعلان ہوا ایسے ہی اعلان سے توبہ ہو قال صلے اللہ تعالی علیہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۱ قرآن کے مطالب عالیہ تک بذات خود بے وسیلہ رسائی محال اور جو ایسا کرتا ہے یقیناً ضلالت کے اندھے کوئیں میں گرتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالی ۱۲ منہ عفی عنہ ؎

وسلم توبۃ السر بالسر والعلانیہ بالعلانیہ یہ گمان نہ کریں اور اس گھمنڈ میں نہ رہیں کہ کلمہ کفر ایک بار زبان سے یا قلم سے نکل گیا اوس کے بعد ہزار بار کلمہ پڑھا ہے اب تک کیا وہ کفر باقی رہ گیا۔ ہاں ہاں ویسا ہی باقی ہے اگرچہ بیشمار کلمہ پڑھا ہو اور روزانہ ہزار دانے کی تسبیح گھمائی ہو۔ جب بھی تاوقتیکہ اوسی اعلان کے ساتھ اپنے ان کفریات سے توبہ نہ کرو رجوع نہ لاؤ ہرگز کچھ مفید نہیں اسی مجمع الانہر شرح ملتقے الابحر میں ہے ان اتی بکلمۃ الشہادۃ علے وجہ العادۃ لم ینفعہ مالم یرجع عما قالہ لانہ بالاتیان بکلمۃ الشہادۃ لا یرتفع الکفر اون کی عورتیں بائنہ ہو گئیں بعد عدت جس سے چاہیں نکاح کر سکتی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم +

الفقیر مصطفےٰ رضا القادری النوری

کتبہ

البریلوی عفی عنہ بجاہ النبی الامی محمد المصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم (مہر)

لقد اصاب من اجاب
خویدم الطلبا محمد حسنین رضا القادری النوری الرضوی غفر لہ ربہ +

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم فقیر محمد مختار احمد عفی عنہ صدیقی میرٹھی +

الجواب صحیح
محمد سراج الحسین عفی عنہ فاروقی رامپوری +

لقد اصاب من اجاب
فقیر سردار علی بریلوی عفر لہ +

نعم الجواب وحبذا التحقیق وحضرۃ المجیب مصیب ومثاب وعلی من خالفہ سوء العقاب واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم فقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی قادری الرضوی لکھنوی غفرلہ المفتی جامعہ رضویہ منظر اسلام خانقاہ عالیہ قدسیہ رضویہ بریلی شریف + (مہر)

ذالک لکن اللہ والی مصدق لمن اللہ
فقیر غلام رسول قادری بھاولپوری نعمی

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
فقیر محمد تقدس علی الرضوی البریلوی غفر لہ
مولاہ القوی ؛

یہ اشعار متعدد کفریات پر مشتمل اور قائل
کافر واللہ تعالیٰ اعلم فقیر ابو العلا محمد
امجد علی اعظمی عفی عنہ صدر مدرس
دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف ؛

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
محمد اسمٰعیل محمود آبادی ضلع سیتاپور
توابعات لکھنؤ ؛

ان اشعار کے کفر اور قائل کے کافر
ہونے میں شک نہیں واللہ تعالیٰ اعلم
محمد نعیم الدین عفا عنہ المعین +

جواب صحیح ہے سید غلام قطب الدین سہیل
ہند سہسوانی +

ھذا ھو الجواب الصحیح والحق الصریح للمصدق
الفقیر محمد ابراہیم عفا عنہ ناظم انجمن
جمعیۃ الاحناف صوبہ سندھ +

الجواب صحیح فقیر محمد حسین البلوچستانی

لعمری لقد جاب فی ما اجاب و لطاب و اصاب
فاوضح الصواب عن اللباب
ابو العرفان فقیر محمد غلام جان قادری رضوی
عفی عنہ مدرس انجمن نعمانیہ لاہور (مہر)

الجواب صحیح والمجیب نجیح
الفقیر محمد علی القادری الحامدی غفر لہ
ھذا ھو الحق عبد النبی المختار محمد یار
بہاولپوری بقلم خود ؛

جواب صحیح ہے محمد نبی رامپوری مدرس
مدرسہ ارشاد العلوم رامپور +

ابتدا اشعار مندرجہ سوال کفریات پر
مشتمل ہیں جسکے کہنے والیکو کافر
کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں ہے یہ
اشعار کفر اور کہنے والا کافر بلاشک ہے

العبد
محمد معوان حسین احمدی المجددی النقشبندی
ناظم مدرسہ ارشاد العلوم ریاست رامپور
محلہ چاہ شور ؛

الجواب صحیح وصواب والمجیب
اللبیب مصیب فی مثاب عبد الغنی
غفر لہ مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور ہند +

بے شک یہ اشعار کفریہ اور قائل و قابل ان اشعار کا
کافر ہے۔ نمقہ بقلمہ و قالہ بفمہ العبد
المذنب ابو البرکات سید احمد
غفر لہ الاحد

فتوی!

حضرت والا برکت بالامنزلت علامۂ زمان مفتیٔ دوراں مولینا مولوی محمد ابراہیم
صاحب قادری مدرس اول دار العلوم شمس العلوم بدایوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فقہائے کرام علیہم الرحمۃ نے فرمایا کہ جو شخص خدائے تعالیٰ کو (معاذ اللہ) ایسے وصفوں سے متصف کرے کہ اوسکے لائق نہ ہوں یا خدائے تعالیٰ کو جاہل عاجز ٹھہرائے یا اوسکے کسی نام کے ساتھ تمسخر کرے اور اختیاراً ایسے قول کہے (وہ تعرایضاً اور نقلاً نہ ہوں) اگرچہ کہنے والا اوسے کفر نہ جانے اور اسکا اعتقاد نرکھے وہ شرعاً محض ایسے قول کی بناپر کافر ہو جاتا ہے فتاویٰ عالمگیر میں ہے یکفر اذا وصف اللہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ او تسخر باسم من اسمائہ الی ان قال او نسبہ الی الجہل او العجز او النقص (اوسی میں ہے) اذا اطلق الرجل کلمۃ الکفر عمداً لکنہ لم یعتقد الکفر قال بعض اصحابنا لا یکفر وقال بعضہم یکفر وھو الصحیح عندی کذا فی البحر الرائق من اتی بلفظۃ الکفر وھو لم یعلم انہا کفر الا انہ اتی بہ عن اختیار یکفر عند عامۃ العلماء خلافاً للبعض ولا یعذر بالجہل فتاویٰ قاضی خان میں ہے رجل کفر بلسانہ طائعاً وقلبہ علی الایمان یکون کافراً ولا یکون عند اللہ مؤمناً پس جو شخص نثراً نظماً یہ کہے کہ خدا کا اوس بت کافر پر قابو نہیں چلا مگر میں اوسکو اپنا مطیع کر لونگا یا خدا خدا کی جگہ رام رام باتباع فلاں کافر کر لونگا تو یہ کلمات صریحاً کفر کے ہیں جس میں تاویل کی

گنجائش نہیں اگرچہ کہنے والا اعتقاد نہ رکھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم

حررہ محمد ابراہیم الحنفی القادری البدایونی غفرلہ

الجواب صحیح فقیر محمد عبد القدیر القادری البدایونی الجواب صحیح فقیر محمد امین عفی عنہ

ذلک کذلک الی مصدق لذالک حررہ العبد المذنب ابو البرکات سید احمد

الجواب صحیح۔ ابو یوسف محمد شریف کوٹلی لوہاراں غفرلہ

لقد اصاب المجیب جزاہ اللہ المجیب محمد حبیب الرحمٰن القادری البدایونی غفرلہ

فتویٰ!

فاضل جلیل عالم نبیل حامی سنن ماحی فتن حضرت مولینا مولوی سید اولاد رسول محمد میاں

صاحب قادری برکاتی سجادہ نشین سرکار مارہرہ شریف

اللہم ھدایۃ الحق والصواب

الجواب

شعر ۳ یقیناً قطعاً کفر خالص ہے۔ اوسمیں نہایت صاف صاف واضح الفاظ میں خدا کو عاجز کہا۔ اور عاجز بھی کیسا کہ "جس دوبت کافر" پر بقول اس شاعر کافر کے خود یہ قادر ہے خدا کا اوسپر کچھ بس نہیں چلا۔ اور یہ خدا کیطرف عجز کی نسبت اور وہ بھی ایسی یقیناً قطعاً اجماعاً کفر خالص ہے۔ فتاویٰ ہندیہ وبحر الرائق علامہ زین بن نجیم و اعلام بقواطع الاسلام امام ابن حجر مکی علیہم رحمۃ الملک المنعام میں کفر متفق علیہ کے بیان میں ہے۔ "واللفظ للبحر" یکفر اذا وصف اللّٰہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ او نسبہ الی الجھل والعجز والنقص" الخ ملتقطاً۔ اعلام میں فرمایا سواء صدر عن اعتقاد او عناد او استھزاء" جو اللہ عزوجل کو کسی ایسی چیز سے موصوف مانے جو اسکی شان کریم کے لائق نہیں۔ یا اوسکی طرف جہل یا عجز یا نقص نسبت کرے وہ قطعاً کافر ہے برابر ہے کہ اوسکا یہ قول اعتقاداً ہو یا عناداً یا ہنسی

میں کہدیا ہو۔ یہ شعر اپنے اس معنی کفری میں نہایت واضح وصاف متعین ناقابل تاویل و توجیہ ہے۔ جس میں کسی ایسی تاویل کی جو اوسے کفر سے نکال سکے اصلا گنجائش نہیں۔ نہ ایسے کفر صریح میں ادعائے تاویل مقبول و صحیح۔ شفائے امام قاضی عیاض میں ہے۔ ادعاؤہ التاویل فی لفظ صراح لا یقبل،، صریح لفظ میں تاویل کا دعویٰ نہیں سنا جاتا۔ نسیم الریاض علامہ شہاب خفاجی میں ہے وولا یلتفت لمثلہ ویعد ھذیانا،، ایسی تاویل کیطرف التفات نہوگا اور وہ ہذیان سمجھی جائیگی۔ اس شاعر کے خسار و بوار کے لئے اوسکا یہی ایک ملعون شعر کیا کم تھا۔ نہ کہ اوس نے آگے اور کفر بکا۔ اور شعر ۲ کے پہلے مصرع میں مشرک کو اپنا رہبر و رہنما ہادی و پیشوا بنانے کی اپنی مشرک پرستی کو ایک تعلیق موہوم کی بے معنی آڑ کے ساتھ ظاہر کرنے کے بعد دوسرے مصرعہ میں صاف کہدیا کہ ؎ خدا خدا نہ سہی رام رام کر لینگے :؛ اوس مشرک پرستی پر تو رد کامل علمائے اہلسنت کے رسائل میں ہے۔ یہاں کہنا یہ ہے کہ اس دوسرے مصرعہ میں کلمۂ اسلام خدا خدا کو ایک کلمۂ کفر رام رام سے مساوی ماننا۔ اور اوس کلمۂ اسلام کو چھوڑ کر اس کلمۂ ملعونہ کفر یعنی رام رام کو اختیار کرنا ہے۔ اور یہ دونوں یقیناً کفر ہیں۔ کفر و اسلام کے مساوی جاننے کا کفر ہونا تو بدیہی ہے۔ اور رام کے معنی ہیں رما ہوا سمایا ہوا۔ ہنود خدا کو اسی لئے رام کہتے ہیں کہ وہ اونکے زعم فاسد میں ہر شی ہر خلا میں رما ہوا سمایا ہوا ہے۔ اور خدا کو کسی چیز میں رما ہوا سمایا ہوا جاننا یقیناً کفر ہے۔ شفائے امام قاضی عیاض و اعلام امام ابن حجر میں ہے واللفظ للاعلام وو من زعم ان الالہ سبحانہ وتعالی یحل فی شیٔ من احاد الناس اوغیرھم فھو کافر،، الخ ملتقطاً۔ جو یہ زعم کرے کہ اللہ عز و جل کسی آدمی یا کسی چیز میں حلول کیا ہو سمایا ہوا ہے وہ کافر ہے اور کفر اسوقت کرے یا آئندہ اوسکے کرنے کا ارادہ کرے بہر حال اسیوقت کافر ہوجائیگا۔ فتاوی ہندیہ میں خلاصہ سے ہے وو واذا عزم علی الکفر ولو بعد مائۃ سنۃ یکفر فی الحال،، اگر کفر

کا قصد کرے اگرچہ سو برس بعد اسیوقت کافر ہوجائیگا۔ ہذا۔ واللہ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم ۔

کتبہ

الفقیر اولاد رسول محمد میاں القادری البرکاتی المارہری کان اللہ تعالیٰ لہ

مہر ۶ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۴۳ھ

الجواب صحیح والمجیب اللبیب نجیح

نمقہ بقلمہ وقالہ بفمہ العبد الجانی سید احمد المکنی بابی البرکات السنتی القادری الرضوی الوری

مہر

فتوٰی!

حضرت عالی درجت والا برکت فاضل یلمعی عالم لوذعی مولینا مولوی مفتی عبدالکریم صاحب درس السندی الحنفی مفتی کراچی

الجواب

نیچے کے تینوں شعر متوازی بکفر و محتوی ارتداد ہیں ان تینوں شعروں میں کوئی لفظ ایسا نہیں جس کے حقیقی معنی مہجورہ یا متعذرہ یعنی ایسی متروک الاستعمال ہو جسمیں تاویل کی گنجائش ہو کما ہو لا یخفی علی من لہ ادنی ممارستہ فی الفن۔ تیسرے شعر کے جملہ یہ سیچ ہے سے شائبہ شک بھی رفع ہوگیا اور نعوذ باللہ من سوء ذالک الاعتقاد خالق کی اپنی مخلوق پر قابو نہ چلنے کی تحقیق اور تاکید ہوگئی اور آیۂ کریمہ وھو علیٰ کل شئ قدیر سے صاف انکار ہوچکا وھذا کفر صریح اور دوسرے مصرع میں ذات خداوندی پر اپنی مزیت ثابت کی ہے خاک بدہن قائلش۔

چوتھے شعر کے پہلے مصرع سے اُس موجود حقیقی کا کعبہ سے کُھلوا اور لندن کو اوس لا مکان ذات کا مکان اور مقام قرار دینا کفر نہیں تو کیا ہے تعالیٰ اللہ عما یصفون اور

دوسرا مصرع پہلے مصرع کا موید یعنی وہیں پہنچکر الخ اور کلام کریںگے سے کلیم اللہ بنا یہ سب سفسفہ اور الحاد ہے۔

پانچویں شعر میں آیۃ کریمہ لا یستوی الاعمی والبصیر کا انکار ہے۔ مولوی اور اللہ یعنی مؤمن اور کافر عارف اور اجنبی یعنی غیر عارف دونوں مسٹر ظفر کے سامنے برابر ہیں۔ مالوی مولوی تو مولوی مگر ایک فاسق مسلم کے بھی برابر نہیں ہو سکتا رد المختار حاشیۃ الدر المختار کے باب صلوۃ الجنائز میں ہے۔ ان الکافر اجنبی غیر عارف باللہ تعالی (الی ان قال) والفاسق عارف ان شعروں کا قائل کافر اور مرتد ہے الا ان یرجع ویتوب ؛

حررہ المفتی عبد الکریم الدرس السندی الحنفی عفا اللہ عنہ از کراچی

الجواب صحیح فقیر محمد امین عفی عنہ

اصاب من اجاب نمقہ الراجی رحمۃ اللہ القوی ابو البرکات سید احمد حفظہ ربہ

فتوی!

حضرت حامی سنت ماحی بدعت مولینا مولوی محمد ریحان حسین صاحب سنی حنفی مدرس و مفتی مدرسہ ارشاد العلوم رامپور

واللہ سبحانہ وتعالی ھو الموفق للصواب

الجواب

ہر چند کہ بجائے خود یہ مسئلہ نہایت صحیح و مسلم اور در مختار شامی۔ درر۔ غرر۔ وغیرہ کتب معتبرہ فقہ میں مصرح ہے کہ حتی الامکان مسلمان پر حکم کفر نہ لگایا جائے یہاں تک کہ کفر کے وجوہ اگر متعدد ہوں اور عدم تکفیر کی صرف ایک ہی وجہ اور وہ بھی روایت ضعیف تب بھی مفتی کو اسی وجہ کی بنا پر عدم تکفیر کرنا چاہیے۔ لیکن یہ سب اسوقت ہے کہ قائل کا کلام کفر اور عدم کفر میں محتمل ہو اور مدلول کفر میں صریح اور نص نہ ہو اسو جسے

کہ قول صریح میں تاویل کو گنجایش نہیں کما فی الشفا والتاویل فی لفظ صراح لا یقبل انتہی و نسیم
الریاض۔ ولا یلتفت لمثل ہذا ویعد ہذیانا انتہی و شرح الشفا للعلامۃ القاری ہو
مردود عند القواعد الشرعیۃ انتہی نیز یہ کہ تاویل بھی اگر ہو تو صحیح اور موید بالدلیل
اسوجہ سے کہ تاویل بلا دلیل عند الفحول نا مقبول ہے فی التوضیح والتلویح لا عبرۃ باحتمال
لم ینشاء عن دلیل انتہی۔ اور صورت مسئولہ میں تیسرے شعر کا پہلا مصرع۔ اور چوتھا شعر۔
اور پانچویں شعر کا آخری مصرع لزوم کفر میں صریح ہے اسوجہ سے کہ تیسرے شعر کے پہلے
مصرع میں قایل خدائے تعالیٰ کے عاجز ہونیکی تصریح کرتا ہے و ہل ہذا الا کفر صریح فی
الفتاوی الہندیۃ یکفر اذا وصف اللہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ او نسبہ الی الجہل والعجز
انتہی۔ اور چوتھے شعر کو بالفرض اگر تعریض پر محمول کیا جائے تب بھی ایسی تعریضیں کہ جن سے
حق سبحانہ و تعالیٰ کی شان کی تنقیص مترشح ہو اور اوسکی تنزیہ و تقدیس کے خلاف ہوں
قطعاً کفر ہے فی الاعلام بقواطع الاسلام من نفی او اثبت ما ہو صریح فی النقص کفر
انتہی۔ خدا خدا نہ ہوا بلکہ ان یا وگو الشعراء یتبعہم الغاوون کے تعریضات و تمسخر
کا آلہ ہو گیا کہ کبھی کسی الکفر سے خدا کو تعبیر کر دیا اور کبھی کسی مشرک سے کبرت کلمۃ تخرج
من افواہہم کہ حق سبحانہ و تعالیٰ وحدہ لا شریک لہ معبود برحق او کی جا رام و چھمن
کہ جو دو شخص اہل ہنود کے معبود باطل جنکو وہ نعوذ باللہ خدا مانتے اور جانتے ہیں
المرام مؤخر الذکر تین شعروں کے بعض الفاظ صریح کفر ہیں۔ اور شرعاً حکم کفر اوسپر
ہوتا ہے جسپر صراحۃً قایل کا لفظ دلالت کرے اگرچہ قایل نے قصد کفر نکیا ہو اعلام
بقواطع الاسلام میں ہے حکمنا بما دل علیہ لفظہ صریحاً و قلنا لہ انت حیث نطقت
ہذا اللفظ کنت کافرا و ان کنت لم تقصد ذلک لانا انما نحکم بالکفر باعتبار
الظاہر فاللفظ اذا کان محتملا لمعان فان کان فی بعضہا اظہر حمل علیہ و کذا ان
استوت و وجد لاحدہا مرجح والا ارادتہ و عدمہا لا شغل لنا انتہی۔ یعنی قایل کا
قول اگر چند معانی کا محتمل ہے تو اونمیں سے جو معنی اظہر ہونگے وہ کلمہ اوس پر
محمول ہوگا اور نیت سے کوئی غرض نہوگی اور اگر اوسکا ظہور سب میں مساوی ہو

اور ایک معنی کیواسطے مثلاً قرینہ وغیرہ مرجح ہو تو اس مرجح معنی پر حمل کرینگے ہذا ما یقتضیہ المقام واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال۔

المجیب

العبد

محمد ریحان حسین مجددی کان اللہ تعالیٰ لہ

الجواب صواب ؛ الجواب صحیح

العبد ؛ العبد

محمد معوان حسین مجددی کان اللہ لہ ؛ محمد شجاعت علی عفی عنہ مدرس مدرسہ ارشاد العلوم

ناظم مدرسہ ارشاد العلوم رامپور (مہر) ؛ (مہر)

نعم الجواب والمجیب مصیب ومثاب وانا الفقیر الی المولی القدیر سید احمد القادری الرضوی المکی بابی البرکات ؛ الجواب صحیح والمجیب نجیح لاشک فی حقیقۃ المسئلۃ المزینۃ المذکورۃ لاینبغی للمسلم الحنفی ان یتزیب فی محقہا حماہ اللہ من الآفات۔ حررہ ابو الخیر فیض اللہ جان دیروی سروتی

بقلمہ ۔

الجواب صحیح والمجیب نجیح

العبد

الفقیر محمد اکبر الحنفی القادری الشادیولی

اللہ الولی غفر لہ ولوالدیہ

الجواب صحیح والمجیب نجیح ابو الحسنات ؛ صح الجواب

حافظ محمد احمد حسینی قادری الوری ؛ نظام الدین ملتانی ثم وزیر آبادی

ضروری اعلان

اعلیٰ حضرت مجدد مائۃ حاضرہ مولینا احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف لطیفہ در تردید مذاہب باطلہ وحقانیت اسلام

انجمن حزب الاحناف ہند میں بحمد اللہ تعالیٰ ایسی کتب و اشتہارات کا ذخیرہ موجود ہے جنکے مطالعے سے ہر شخص اپنے مذہب اہلسنت وجماعت کے تمام ضروری عقاید اصول و فروع سے بآسانی واقف ہو جاتا ہے اور اپنے مذہب کے جملہ مخالفین یعنے وہابیہ نیچریہ چکڑالویہ۔ قادیانیہ۔ رافضیہ وغیرہم فرقہائے ضالہ کو شکست فاش دیسکتا ہے۔ لہذا جمیع برادران اہلسنت والجماعت سے التماس ہے کہ ایسی کتابیں تمام مرد و زن خود پڑھیں اپنی اولاد کو پڑہائیں اور دوست احباب خویش واقارب کو پڑھنے کی ترغیب دیں تا کہ اس پرفتن زمانہ میں دشمنان دین کے دام تزویر میں آکر دولت ایمان کو نہ کہو بیٹھیں ہم چند کتابوں کے نام درج ذیل کرتے ہیں مفصل فہرست کیلئے کاگڈ آنا چاہئے

ایذان الاجر۔ بعد دفن قبر پر اذان کہنے کے ثبوت مع فوائد کے عجیبہ

اہلاک الوہابیین۔ قبور مسلمانان کی تکریم و توقیر۔ وہابیہ کا رد ۳ہر

النہی الاکید۔ غیر مقلدین کے پیچھے نماز ناجائز ہونے میں ۳ر

تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے افضل المرسلین ہونیکا نفیس ثبوت و اعظم اور میلاد خوانوں کے لئے اعلیٰ ذخیرہ۔ ۶ر

السوء والعقاب علی المسیح الکذاب۔ رد قادیانی۔ ار

الصارم الربانی۔ مرزا قادیانی کا رد۔ ۲ر

الاستمداد۔ ۳۰ شعر کا قصیدہ اردو میں جسمیں وہابیہ کے ۳۰۰ اقوال کفر و ضلال مع شرح و تکملہ۔ ۷ر

مجموعہ انباء المصطفےٰ دوم انوار الانتباہ علم غیب کے ثبوت و ندا یا رسول اللہ ۳ر

الہادی الحاجب۔ نماز جنازہ غائب میں ار

مجموعہ امع القہار خالص الاعتقاد سیف المصطفیٰ آیات واحادیث و اقوال ائمہ سے علم غیب کا ثبوت۔ ۳ر

الکوکبۃ الشہابیہ مولوی اسمعیل دہلوی کی تقویۃ الایمان کا رد اور اسکے کفریات کا شمار۔ ۳ہر

احکام شریعت۔ اسمیں ۸۰ ضروری فتاوے ہیں۔ ۹ر

مجموعہ الفضل الموہبی۔ النیر الشہابی۔ السہم الشہابی۔ یہ تینوں رسالے غیر مقلدین کے رد میں ہیں۔ ۲ر

حیات الموات۔ مردے سنتے دیکھتے چلتے ہیں وہابیہ کا رد کامل۔ ۱۱ر

بریق المنار۔ روشنی مزارات اولیا کے متعلق ضرور فتوے۔ ۲ر

لمعۃ الضحیٰ۔ داڑھی رکھنیکا ایات واحادیث و اقوال علماء کرام سے ثبوت ۳ہر

سبحٰن السبوح۔ مسئلہ امتناع کذب میں۔ اور امکان کذب والوں کا رد ۹ر

الامن والعلیٰ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دافع البلاء والوبا کہنا۔ آیات واحادیث سے ثابت کیا ہے۔ ۳ہر

تحقیقات قادریہ۔ یہ رسالہ فرقہ گاندہویہ کیلئے برہنہ تلوار اور اذکے مسئلہ کا مع ثبوت مفصل اظہار۔ ۳ر

[illegible] ادرد گاندہویت۔ ۵ر

المحجۃ المؤتمنہ۔ فی آیۃ الممتحنہ" حالات دائرہ و ترک موالات
پر صحیح و شرعی احکام۔ ۶/
مقال عرفا باعزاز شرع و علما" اس امر کا بین ثبوت کہ شریعت
اصل ہے اور طریقت اسکی فرع۔ ۴/
عطایا القدیر" تصویر کے متعلق شرعی احکام ۳/
دوام العیش فی الائمۃ من قریش" اسکا روشن ثبوت کہ خلافت
شرعیہ ہمیشہ قریش کیلئے ہے جسپر پچاس احادیث کریمہ
اور بانوے ائمہ و علما و اعلام کے روشن کلام۔ ۶/
نفی الفیئ عمن بنورہ انار کل شیٔ" اس امر کا کافی ثبوت کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ ۱/
الملفوظ" مجدد مائۃ حاضرہ قدس سرہٗ کے ملفوظات عجیب
و غریب فوائد کا گنجینہ ہے۔ در دو جلد عہ/
الکلمۃ العلیا لاعلاء علم المصطفٰے" در بارۂ علم غیب
نہایت نفیس اور مبسوط رسالہ مصنفہ استاذ العلماء
حضرت مولانا مفتی حافظ حکیم محمد نعیم الدین صاحب۔ عہ/
الاستعانۃ" اولیائے کرام سے مدد طلب کرنیکے ثبوت میں
مصنفہ حضرت علامہ ابو محمد مولینا محمد دیدار علیشاہ صاحب
عم فیضہٗ۔ خطیب مسجد وزیرخان مرحوم۔ ۳/
فضائل الشعبان" رمضان و شعبان کی فضیلت از علامہ ممدوح ۳/
سلوک قادریہ" فتوح الغیب کے چند مقالوں کا ترجمہ منظوم از علامہ ممدوح سہ/
تحقیق المسائل" تیجہ چہلم عرس و فاتحہ مروجہ قیام میلاد اسقاط
وغیرہ مسائل کا گنجینہ ہے از علامہ ممدوح۔ قیمت ۴/
جواہر البیان" سوانح عمری حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ [illegible]

نصرۃ الواعظین مکمل ہر سہ حصہ" وعظ کی کتاب عہ/
بہار شریعت" چھ حصہ مکمل۔ عقائد۔ طہارت نماز
روزہ حج و زکوٰۃ کے مفصل مسائل۔ ۱۴/
اسوۂ حسنہ" روزمرہ کے مسائل۔ ۵/
ثمر فصاحت" مولینا حسن رضا خانصاحب حسن مرحوم
کا عاشقانہ دیوان۔ ۱۰/
ذوق نعت" مولینا مرحوم کا نعتیہ دیوان۔ ۱۰/
چابک لیث بر اہلحدیث ثناء اللہ امرتسری اور آریہ
کا رد بالغ۔ ۱۰/
احکام شریعت" در دو حصہ ڈیڑھ سو مختلف مسائل
کا گنجینہ۔ عہ
فتاوٰی رضوی جلد دوم۔ للعہ/
الدولۃ المکیہ" عربی رسالہ علم غیب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم
کے ثبوت میں جامع رسالہ۔ عہ/
ترجمہ کلام پاک" از مجدد مائۃ حاضرہ مولینا احمد رضا خان
صاحب مرحوم۔ للعہ
حیات ذاکر" بیان فضائل و میلاد میں معہ اشعار۔ ۸/
قبالۂ بخشش" دیوان نعتیہ مولینا مداح الحبیب جناب رضوی صاحب۔ ۸/
کفل الفقیہ" نوٹ کے متعلق کل مسائل کہ جائز طور پر خواہ نفع حاصل کرے اور سود نہو مع رسالہ ۹/
اطائب الصیب" تقلید کا اعلٰی بیان۔ ۴/
مثنوی و قصائد" ۔ ۸/
النفس الفکر" گاؤ کشی کا محاملہ میں مفصل تحقیقات اور سیدھی سوالات
کا دفع شبہات۔ قیمت ۱/

الانوار ساطعہ" میلاد عرس و فاتحہ کے جواز و استحسان میں مشہور رسالہ معہ تحسین و تصدیقات علمائے کرام۔ قیمت ۸/

ایک روپیہ سے کم قیمت کی وی پی نہ ہوگی۔ ٹکٹ آنے پر کتابیں بذریعہ ڈاک روانہ کیجائینگی۔ ملنے کا پتہ: ابوالبرکات سید احمد مسجد وزیرخان لاہور۔ محصول ڈاک بہر صورت بذمہ خریدار ہوگا۔

سُنی مسلمانوں کے دین و دنیا کا بھلا لازوال دولت اور بہت آسان

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

بعد نماز جمعہ مجمع کے ساتھ مدینہ طیبہ کیطرف مونھ کرکے دست بستہ کھڑے ہوکر سو بار پڑھیں جہاں جمعہ نہ ہوتا ہو جمعہ کے دن نماز ظہر یا عصر کے بعد پڑھیں جو کہیں اکیلا ہو تنہا پڑھے یونہیں عورتیں اپنے اپنے گھروں میں پڑھیں اسکے بہت فائدے ہیں جو صحیح اور معتبر حدیثوں سے ثابت ہیں یہاں مشتے از نمونہ چند ذکر کئے جاتے ہیں۔

جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے محبت رکھیگا جو انکی عظمت تمام جہان سے زیادہ دل میں رکھیگا جو انکی شان گھٹانیوالوں انکے ذکر پاک مٹانیوالوں سے دور رہیگا دل سے بیزار ہوگا ایسا کوئی مسلمان اسے پڑھیگا اُسکے لئے بیشمار فائدے ہیں جنمیں سے کچھ درج کئے جاتے ہیں۔ ۱۔ اسکے پڑھنیوالے پر اللہ عزوجل اپنی تین ہزار رحمتیں اُتاریگا۔ ۲۔ اُسپر ہزار بار اپنا سلام بھیجے گا۔ ۳۔ پانچہزار نیکیاں اُسکے نامہ اعمال میں لکھیگا۔ ۴۔ اسکے پانچہزار گناہ معاف فرمائیگا۔ ۵۔ اُسکے پانچہزار درجے بلند فرمائیگا۔ ۶۔ اسکے ماتھے پر لکھدیگا کہ یہ منافق نہیں ہے۔ ۷۔ اُسکے ماتھے پر تحریر فرمائیگا کہ یہ دوزخ سے آزاد ہے۔ ۸۔ اللہ اُسے قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھیگا۔ ۹۔ اُسکے مال میں ترقی دیگا۔ ۱۰۔ اسکی اولاد اور اولاد کی اولاد میں برکت رکھیگا۔ ۱۱۔ دشمنوں پر غلبہ دیگا۔ ۱۲۔ دلوں میں اُسکی محبت رکھیگا۔ ۱۳۔ کسی دن خواب میں زیارت اقدس سے مشرف ہوگا۔ ۱۴۔ ایمان پر خاتمہ ہوگا۔ ۱۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی شفاعت اُسکے لئے واجب ہوگی۔ ۱۶۔ قیامت میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس سے مصافحہ فرمائینگے۔ ۱۷۔ اللہ عزوجل اُس سے ایسا راضی ہوگا کہ کبھی ناراض نہ ہوگا۔

اور بڑی خوبی کی بات یہ ہے کہ اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس درود شریف کی تمام سنیوں کیلئے اجازت عطا فرمائی ہے بشرطیکہ وہ بدمذہبوں سے بچیں۔

نیازمند فقیر ابوالبرکات سید احمد سُنی حنفی قادری رضوی الوری از مسجد وزیر خان لاہور

دُعائے عقیقہ

پیدائش سے ساتویں دن عقیقہ کرنا مسنون ہے کہ بچہ کے سر کے بال مونڈے جائیں اسیوقت قربانی کیجائے اگر لڑکا ہو تو دو بکرے اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کرے اور عقیقہ سے پہلے نام رکھ لیا جائے کہ بروقت ذبح کرنے قربانی کے دعا میں نام کی ضرورت ہوتی ہے۔

لڑکے کے عقیقہ کی دعا!

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ ابْنِیْ (یہاں پر لڑکے کا نام لیا جائے) دَمُهَا بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَشَحْمُهَا بِشَحْمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَاءً لِابْنِیْ مِنَ النَّارِ وَتَقَبَّلْهَا مِنْهُ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفٰى وَحَبِيْبِكَ اَحْمَدَ الْمُجْتَبٰى صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

لڑکی کے عقیقہ کی دعا!

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ بِنْتِیْ (یہاں پر لڑکی کا نام لیا جائے) دَمُهَا بِدَمِهَا وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهَا وَشَحْمُهَا بِشَحْمِهَا وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهَا وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهَا وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَاءً لِبِنْتِیْ مِنَ النَّارِ وَتَقَبَّلْهَا مِنْهَا كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفٰى وَحَبِيْبِكَ اَحْمَدَ الْمُجْتَبٰى صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اور جب شروع سے آخر تک دعا پڑھ چکے اور بسم اللہ اللہ اکبر پر پہنچے اسیوقت ذبح کردے اور ذبح کیساتھ بچہ کے سر پر استرا چلے۔

نیاز مند ابو البرکات سید احمد سنی قادری رضوی انوری مسجد
وزیر خان لاہور